

# الْمُتَكَبِّرُ



## امام مکملی کاظہور

خصوصی شمارہ  
شعبان معظم سـ۱۴۲۲ھ

ظالموں  
جہول  
تاریکیوں  
سکاخات

اُنہیں کی ایک بی کرن

حضرت جنت بن الحسن

او حنفیہ  
جن کے ظہور کا ذیستہ بشریت کو شدید انتظار ہے

# السَّلَامُ عَلَى شَهْسِ الظَّلَامِ وَلِلْتَّامِ

تاریک رات اور بھی تاریک ہو گئی

اب آندہ آمد میر وشن قریب ہے

**تاریکی**

ماں کیوں کی تاریکی، ناکامیوں کی تاریکی، نامرادیوں کی تاریکی، خبر و تشدید کی تاریکی، وہشت و بربرت کی تاریکی، کہر و خوت کی تاریکی، خوف غصی و خود پرستی کی تاریکی، قتل و غارت گھری کی تاریکی، انتبداد اور بے انصافیوں کی تاریکی، ایمان فرشی و بے ایمانی کی تاریکی، دلت و دسوائی کی تاریکی، خوف و روشنی اور بے ضمیری کی تاریکی، بے عصی و اضطراب کی تاریکی، بے دلی اور بے اطینا نی کی تاریکی، ایمان فرشی و بے ایمانی کی تاریکی، دلت و دسوائی کی تاریکی، تعصب و رجائبداری کی تاریکی، بچھی فکری اور بے راد و روی کی تاریکی، اخراج اور بعفیدت کی تاریکی، چاروں طرف لبھیراہی انہیں ہے، زندگی انسانیت گھوڑا ندھیرے میں ڈوب چکی ہے کہیں سے کوئی بھی ایمید کی کرن ظہر نہیں آتی، پوری ملت اسلامیہ کو جن سروائیوں کا سامنا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ شکوہ ملت اذ نتوں، رسولوں اور پھر مائیوں کے سامنے پرانا ذمۃ کو کراپنے آپ کو تقدیر کے حوالے کر جکی ہے جہالت کی تاریکی کچھ اس طرح ذہنوں و ردماعلوں پر سلطہ ہوئی ہے کہ ساری وقت فکر و تدبیر جیسے سلب ہو چکی ہو، کفر و شرک نا بداعمالیوں نے ملت کے دل و دماغ کو آکوہہ کر کے رکھ دیا ہے، اگرچہ حق باقی ہے، ابھی دل و دماغ سک تو ضرور ہے میں لیکن وہ نہیں ہوئے، ابھی حالات کے خاکستہ میں درک و فہم کی کچھ جو چکاریاں بھی ہیں، دشمن اسلام کے سامنے اسلام کی پوری تاریخ اس کی جزئیات کے ساتھ موجود ہے، وہ بڑے انہاکے ایک تجویر و تحلیل میں مصروف ہیں، یکون بخ و سکن بہت بیزیک ہیں، چالاک ہیں، باریک ہیں، وہ اس امر سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ شکست، ملت کی اس ظاہری شکست کی اس بیاہ بر لکھ کے ڈھیر کے نیچے، اس ہولناک اور خونی امن کے پیش میں خطرات پوشیدہ ہیں، بھوکی وقت بھی دھماکہ کرنے کیلئے بچپن ہیں، ملت اسلامیہ کو شکست کے تو ضرور ہے اپنے پڑھ رہا ہے لیکن ابھی اسلام ایسے ہی موجود ہے، الی ایمان دنیا کے کوئی شکوہ و کنایی کچھ پسپتے نظر لیکن میں نہیں ہوں گے، دیکھنے میں تو عدل و انصاف کے رہنمای حقائق کو چھپے ہریت و انسانیت کے اسلحہ نکا ہوں گے ابھل ہیں، آزادی کی پناہ گاہیں ایک کم کے دھانی جاپکی ہیں لیکن عدالت خواہی، حقیقت پرستی اور حریت کا جوش و خوش

"عشیٰ علیٰ اور اولاد علیٰ" کی شکل میں موجود ہے۔

فلا کاران محمد وآل محمد کا اصلی مرکز، ایمان توں کا سر جسہ مرتیزینے میں ہے کہ قل عام اور عفت کی رسولی کے ذریعے نابود کر دیا جائے، نکعب میں ہے کہ نگاری کو کے مٹاویا جائے، نہ تو کوڑا و کوڑا میں ہے کہ سازش کر کے اس پر قابو پایا جائے، نہ مجددوں میں ہے کہ اس گھوڑوں سے روند ڈالا جائے، یہاں تک کہ خانہ بیغمبر میں نہیں کسے ویلان کر دیا جائے، بیسموہہ کوئین کے گھر میں ہے کہ نہ زانش کر دیا جائے اور نہ قرآن میں ہے کہ اس پتیر بارانی کو کے بیزہ زینہ کر دیا جائے۔

آخر ہے کہاں؟ اس عشق کی شعلہ زانش کا حقیقی مستقرہ میں؟ بیہشت نہالوں و رجب و استبدال کے غفترتوں کیلئے خطرے کا رجہ ہے؟ دل ہیں، دماغ ہیں، جسم ہیں "عشیٰ علیٰ اور اولاد علیٰ" پیوست ہے، جاگریں ہے، اگر یہ دونوں دیلان نے کسے جائیں گے، ہر وہ نہ بارے جائیں گے تویر ای افتخارات بے تیج ہیں، اور ساری استبدالی در انتشاری و اسحماری طاقتیں معرض خطر میں رہیں گی، اگر یہ دونوں زندہ رہ جائیں گے تو علیٰ والی شہزادی بھی نہیں ملتے دل و دماغ، یہ دونوں رکارداو سر جسمے الگ کام کرنا بندز کر دیں گے تو بھیزہ ابوذر عزیز پرستہ رہیں گے، بھیزہ عمار میشم، بھیزہ عجیب، دوجو میں لات رہیں گے، بھیزہ تازہ م فوجیں "صفین" وقت میں بھیجتے رہیں گے، بھیزہ دار کی بندیوں سے علیٰ کے اولاد علیٰ کے فضائل یا ان کے بے ضمیر دل کو باضمیر بے ہوش فرادر کو ہوش نہیں بنتے رہیں گے، بھیزہ تاکہ عشق علیٰ کی الگ روش رکھنے والی دونوں مستقرہ اور رکارخانوں و سر زندہ ہو جائیں۔ انقلاب الہی کے پیغام کا اعلان قرآن میں تو ضرور میگا لیکن اس کی آمارگی اور اس کو علیٰ شکل میں کر رہیں گے روش رکھنے والی دونوں میں سبق اعلان قرآن میں تو ضرور میگا لیکن اس کی آمارگی اور اس کو علیٰ شکل میں کر رہیں گے مراکنیہی "دل و دماغ" ہیں، علیٰ مجدد کو فر کے محبوں میں نہیں تھے، بھیزہ توابو ذہن پاہے شام جیسے دور راز ملک میں ہوں، بھیزہ مرج العز زدہ کے سے سبزہ زار میں، سماں میں ہوں یا قبر بخدا رکھے پڑے لیکن دشمنوں کے شہر میں، اس انقلاب الہی کا منہرہ بلند کرئے ہوئے، اپنے کا نہ صھوں پر صلیبیں ہائے اپنی موت کو بھیشی کی زندگی میں بدلنے ہوئے دھانی دے رہے ہیں۔ انہیں دونوں هر ازمن "دل و دماغ" کی بدولت دشمن اسلام بخوبی واقف ہیں کہ تمام دہ علاقے جوہم نے فتح کئے ہیں، وہ تمام صفحیں جیہیں، تم تیر تکرے ہے ہیں، تمام وہ السچے اور قلعے جن پر قبضہ کر رہے ہیں، بیشک یا ساری چیزیں حقیقت ہیں لیکن حق کا مطالبہ آزادی کی طلب، عدل و انصاف کا عشق ویسے ہی رقرارہ ہاگا جب تک عشق علیٰ اولاد علیٰ کی الگ "دل و دماغ" کو حراست بھیجنی رہیں اور اس طرح ان دونوں مراکز میں سرگرمیاں باقی رہیں گی۔ ان دونوں مراکز میں تقویت کو یا ان کریما نصروی ہے۔ روشنی عطا کرنے والے، ان دونوں سرچشمتوں کو جو دوامی اور ابدی بھروسہ دلوں عطا کرنے ہیں، بنکر دینا لازمی ہے، انہیں خشک کریں میں ہی عافیت ہے، تھبی ہمارا وجود اپنی رہ سکتا ہے اور ہم ایمانا کی سانس لے سکتے ہیں۔ چنانچہ بڑی سرعت اور تیزی کے ساتھ تاخت و تاریجی کا سلسلہ درج کریا ہے خطرے کے دونوں حقیقی مراکز، اشتعال اور رہماکوں کے دونوں مستقروں کو تباہ و بارکرنے کیلئے فرازونہ عصر، نہار یہ زمانہ در

# ذمہ داری کے آئینہ میں

فتح دکام ای عطا رتا ہے۔

اب ذرا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی اس حدیث پر وجہ دیجئے:-  
”اگر تم لوگ ہماری باتوں پر بھرپور طور پر عمل کرو تو تم میں سے جو بھی اس حالت میں ہمارے قائم کے ظہور سے پہلے اس دنیا سے چلا جائے وہ شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو گا۔“  
(بخاری ۵۲/ باب ۱۶)

ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:-  
”جو شخص حضرت قائم علیہ السلام کے اصحاب میں شامل ہونے کی تمنا کرتا ہے۔ اس کو انتظار کرنا چاہئے، تقویٰ و پرہیز کاری اور حسن اخلاق اختیار کرنا چاہئے۔ اگر کوئی اس حالت میں ظہور سے پہلے اس دنیا سے چلا جائے اس کو وہی اجر و ثواب ملے گا جو حضرت پُر نعمان کو زمانے کو پایا کے کو ملے گا اس بنا پر خوب نگن کے ساتھ کوشش کرو۔ ان کا انتظار کرتے رہو۔ مبارک ہو تھمہیں یہ انتظار ॥“ (غیبت نعمانی باب ۱۱ حدیث ۱۴)

پھر روایت میں اہل بیت علیہم السلام کی مکمل پیروی کا حکم دیا جا رہا ہے۔ تاکہ انسانی فکر و عقیدہ میں اخراج کا شکار نہ ہونے پائے اور دوسرا روایت میں تقویٰ و عمل اختیار کرنے کی دعوت دی گئی ہے تاکہ عمل میدان میں بھی اخراج نہ ہو۔

ذیل کی حدیث سے یہ بات اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ انتظار کا مفہوم غفلت نہیں ہے۔ انتظار کا مفہوم ہرگز بے عمل از کہ انتظار کا دم بھرا نہیں ہے بلکہ انتظار سعی پیغم اور عمل مسئلہ سے عبارت ہے۔ خود حضرت جنت علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:-

فليعمل كل أمر ما يقرب به من محبتنا  
وليتجنب ما يدinya من كره هيتنا وبخطنا  
”تم سب کو لیے اعمال انجام دینا چاہئے جو محبت کے ذریعہ

انتظار ڈو اس اسات کا نتیجہ ہے۔ ایک یہ کہ انسان موجودہ صورت حال میں مطمئن نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اس سے بہتر حالات کی امید ہے۔ اگر ان دونوں میں سے ایک نہ ہو تو وہ انتظار نہیں ہے۔ اور وہ شخص منتظر نہیں ہے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا انتظار بھی ان خصوصیات سے خارج نہیں ہے۔ یہاں بھی انتظار کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ منتظر موجودہ صورت حال سے مطمئن نہیں ہے اور تاباک سبقت کی امید میں ہے۔

موس دیکھ رہا ہے کہ غیبت کے زمانے میں دشمن اپنی نیام طاقتوں اور اسلحہ کے ساتھ حملہ کر رہا ہے۔ یہ جان پر بھی ہر رہے ہیں اور فکر پر بھی دنیا کے صناید نہ صرف خاموش تماشائی نہیں بلکہ وہ یا تو خود دشمن ہیں یا پھر دشمنوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ عقائد و اعمال کو قرآن و حدیث کے تناظر میں زیکری کے بجائے آیا ای اور خاندانی رسم و رواج کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے ایسے میں حقیقی منتظر کی ذمہ داری پا تھی پر با تھدہ سے بیٹھے رہنا نہیں ہے بلکہ تراث کریم کی تعلیم کچھ اس طرح ہے:-

وقل للذين لا يؤمنون اعملوا على مكانتكم

انتها ملؤن وانتظر وانتا منتظر ودن۔

”جو لوگ ایمان نہیں لائے ہیں ان سے کہدیجتے تم اپنی طاقت

وقوت بھر عمل کرو۔ یہ بھی کوشش کر رہے ہیں تم بھی انتظار

کرو۔ یہ بھی انتظار کر رہے ہیں ॥“

دشمنوں کو مکھا چیلچخ دیا جا رہا ہے۔ تم اپنی پوری طاقت آزماؤ۔ بھر کر سکتے ہو کرو۔ ہم تم سے ہر قسم کے مقابلے کسلے تیار ہیں۔ ہر محاڑ پر نہ رداز مالی کے لئے آمادہ ہیں۔ اس چیلچخ کو مدنظر کھھتے ہوئے کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ انتظار ہاتھ پر با تھ دھرے رکھنے اور خوب غفلت سے عبارت ہے۔ یا انتظار ہمیشہ تیار اور بسیدار رہنے کا نام ہے۔ دشمن کو ہر محاڑ پر شکست فاش دیتے کلام ہے۔ لیکن اس کے ساتھ اس بات کی طرف بھی متوجہ رہنا چاہئے کہ مرد میں کوئی طاقت پر اتنا نہیں چاہئے بلکہ خدا پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ کیونکہ خدا پر توکل کمزوروں کو شر نہیں زور دیں۔

غیبت طولانی ہو جائے تب بھی یقین میں اضافہ کیا ہوتا ہے  
گا۔ آپ کی محبت بڑھتی ہی رہے گی آپ پر اعتماد میں اضافہ ہی  
ہوتا رہے گا۔ آپ کے ظہور کا انتظار شدید ہوتا رہے گا۔ جہاد  
کے لئے آپ کے اذن کا انتظار ہوتا رہے گا۔

میری جان، میراں، میری اولاد، میرے عیال اور وہ تمام  
چیزیں جو خداوند عالم نے مجھے عطا فرمائی ہیں سب آپ کی  
راہ میں قریبان ہے اور آپ کے اختیارات میں ہے ॥

(تفاسیح الجنان زیارت امام عصر دوسری زیارت)۔

اس وضاحت کے بعد یہ بات طے ہو گئی کہ انتظار کا حقیقتی مفہوم یہ ہے  
کہ منتظر ہمیشہ سی و کوشش کرتا رہے خاموش تماشا تیز بتا رہے۔ صرف موجودہ  
حالت حال سے مطمئن نہ رہنا کافی نہیں بلکہ اس کی نیزی کی کوشش کرنا چاہئے  
اور صرف مستقبل پر آس لکھئے نہ رہنا چاہئے بلکہ اس کی طرف قدم بڑھانا چاہئے  
اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اس پر آشوب اور گناہ آؤ دماخولی میں اکی پکے  
منتظر کیا ذمہ داری ہے اور کتنی اہم ذمہ داری ہے۔ اسی کے علاوہ اور کبھی کچھ  
اہم ذمہ داریاں ہیں۔

## تعمیر ذات:

جب یہ بات طے ہو گئی کہ منتظر کو ہمیشہ کو شال رہنا چاہئے  
تو سب سے سلیل اس کو اپنی ذات کی تعمیر میں مشغول رہنا  
چاہئے۔ تعمیر ذات سے مراد ہے آپ کو احکام پر عمل کرنے ہوئے اپنے  
اخلاق سے آزادت کرنا تاکہ ذات کے کسی گونہ میں کوئی غیر اسلامی عادت پوشیدہ  
نہ ہو اس طرح پورا وجود تعلیمات الہی بیت علیہم السلام سے منور و منین ہو جائے  
حضرت حجت علیہ السلام کے دوستوں اور مددگاروں کے بارے میں اس طرح  
کے جملے ملتے ہیں =

«ستقی اور پرہیز گارا فراد امام غائب کو قبول کریں گے۔ نماز  
قام کریں گے۔ اپنے مال میں سے خدا کی راہ میں خرچ کریں گے۔  
قرآن اور دیگر اسمائی کتابوں پر ایمان لا میں گے اور قیامت  
پر یقین رکھتے ہوں گے۔ (تفییز الشقلین جلد ا سورہ بقرہ)  
فرمانبردار، پر خلوص، نیکوکار، عورت دار، تناعت کر دار،  
دیندار، مظلوم، بربدار، پاک عادات، پاکیزہ دل (کمال الدین  
باب ۲۳ حدیث ۱۹) جن کے دل فولاد سے زیادہ مضبوط، اگر  
ایک نظر لو ہے کہ پہاڑ کو دیکھ لیں تو پارہ پارہ ہو جائے۔  
(الزام الناصب ۱/۴۷) مشک کا طرح سر پا معتبر ہوں گے چنان  
کی طرح ہمیشہ روشن (کمال الدین باب ۲۲ حدیث ۱۱)۔

اور درختان۔ نیزے سے زیادہ نوکیلے۔ شیر سے زیادہ  
دیلر (بخار ۵۲ باب ۲ حدیث ۱) ہاں یہ لوگ عابد شب  
لندہ دار، اور شیر بیشتر روزگار (المنتخب الاثر الفصل ۹ باب ۲  
حدیث الکوشا شخص حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور  
کے وقت حضرت کے اعلان والنصاریں شامل ہونے کی  
تمثیل کھلائے اسے اپنے آپ کو ان صفات سے آزادت

ہم سے نزدیک کر دے۔ اور ایسی تمام باتوں سے دور رہنا  
چاہئے جو ساری نازاروں کی اور غیظ و غصب سے نزدیک کر دے ॥

(بخار ۵۲ / باب ۲۱)

منتظر اور سچا چاہئے والا ہمیشہ ہم کی نظر ہمیشہ پتے امام علیہ السلام کی  
خوشنوی پر ہے۔ اس کی ساری سی و کوشش پتے امام علیہ السلام کو خوش کرنا ہے  
اور ظاہری بات ہے کہ امام علیہ السلام کی خوشنوی اسلامی احکام کی پروردی میں ہے۔  
اس کی مخالفت میں نہیں یہ تو ہمیں حکم دیا جا رہا ہے۔ سہاری عوصلہ افرادی اور  
میدان عمل میں سرگرم رہنے کے لئے کس طرح دل بڑھایا جا رہا ہے۔

اتا غیر مہملین لے اعاتکم ولا ناسین لذکر  
ولولا ذلك لنزل بكم الا واع واصطلمكم  
الادعاء۔ فاتقوا الله جل جلاله وظاهر ونا  
على انتياشكم من فتنت فتد اتاقت عليكم  
” ہم سہاری دیکھ رکھو میں کوئی کوتا ہی نہیں کرتے اور کہیں  
جو ہلتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا (ہماری عنایتیں شامل نہ ہوتیں) تو  
تم زردست مشکلات میں گز نقار ہو جاتے اور دشمن تھمیں بریاد  
کر کے رکھ دیتے۔ خداوند عالم سے ڈرو۔ (گناہوں سے دور ہو)۔  
ہمارا لامتحب بلا ویتا کہ تم کو ان ازم اٹشوں سے بجات دلادیں جو  
تمہیں گھیرے ہوئے ہیں۔ (ماخذ سابق)

اس قدر بہت اور شفقت۔ اس قدر خیال و احساس تو والدین میں نہیں  
ہیں چھائیکے کسی اور میں۔ اس لطف و کرم کو دیکھنے کے بعد کون ہے جس کا خون  
عمل کے لئے سرگرم نہ ہوئے اور کون ہے لیے امام سے دوڑی پر اس کی آنکھیں  
اشکبار نہ ہوئی جملوں پر غور کرتے جائیے اور دل کو امام علیہ السلام کی محبت سے  
منور کرتے رہئے۔ ان نوازشوں کو دیکھنے کے بعد دل چاہتا ہے کس طرح ان کے  
قدموں پر سر کھدیں۔ لیکن گناہوں کا بوجھ قوت پرواز کو شل کر دیتا ہے اور کردار  
کی زنجیریں بڑھتے ہوئے قدم کو روک دیتی ہیں۔ امام کی خدمت اقدس میں باریاب  
نہ ہونے کا سبب ان کی زیارت سے محروم رہنے کی وجہ خود حضرت حجت  
علیہ السلام اس طرح بیان فرماتے ہیں :

و اگر ہمارے شیعہ (خداوند کو اطاعت کی توفیقات غایت  
فرماتے) مل جل کر ایک دل ہو کر اپنے عہد کو پورا کرتے تو ہماری  
با برکت طاقتات میں ہرگز تاخیر نہ ہوئی اور سہارے دیدار کی سعادت  
(ہماری حقیقی معرفت کی بنابری) انہیں جلد انصیب ہوئی۔

لیکن جس چیز نہ ہم کو ان سے دو کر دیا ہے وہ ہم نکل پہنچنے  
والی دو خبریں ہیں جس کو ہم ناپسند کرتے ہیں اور ان سے اس  
کی ترقی نہیں رکھتے ॥

(ماخذ سابق)

اس توقعیں تاخیر کا سبب بھی بیان کر دیا گی۔ اور طاقتات کا راستہ بھی  
نمایاں کر دیا گی اجنب سچا منتظر ان کی زیارت سے شرفیاں ہوتا ہے اور سامراجیں ان  
کی زیارت پڑھتا ہے تو اپنے محبوب اور ازحد عزیز امام کو اس طرح مخاطب کرتا ہے  
”میرے مولا آپ گواہ رہتے۔ میرا آپ سے معاف ہوئے۔  
اگر مدت طولانی ہو جائے اور سچانہ عمر بہرہ ہو جائے آپ کی

کشتی کے مازوں کو سبھلے رہتا ہے۔ یہ لوگ خدا کے  
نزدیک بڑی فضیلت کے حامل ہیں۔“  
(جستہ البضاوجلد اصل ۲۲)

اگر صلاح کی اصلاح نہیں کریں گے تو کیسے معلوم ہو گا کہ پورا صلاح حضرت  
کا استغفار کر رہا ہے۔ غیبت کے زمانے میں اپنے معاشرہ کے تلقنے سے ہماری  
کیا ذمہ داریاں ہیں اس سلسلے میں ذمیں کی حدیث پر توجہ فرمائیے:  
تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں اس آئیہ کریمہ

وَاذْخَذْنَامِي شَاقَ بَنِ اسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهُ  
وَبِالوَالِدِينِ احْسَانًا وَذِكْرِ الْقَرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ (القرآن ۸۳)  
کے ذمیں ہیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، عظیم ”کی وصیات  
فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”خداوند عالم نے یتیموں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم  
دلیا ہے۔ اور ان کی سر پرستی کرنے کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔  
یکوں نکر تیم پر شفیق اور ہر بان باپ سے حروف ہو گئے ہیں۔ اگر  
کوئی ان کی دیکھ ریکھ کرے خدا اس کو اپنی عنایتوں کے نزدیک  
قرار دے گا اگر وہ ان پر لطف و کرم کرے تو وہ خدا کے لطف  
و کرم سے ہبہ و منہ ہو گا۔ اگر ان کے رسول پر ہبہ پھیسے تو ہبہ  
کے نیچے جتنے بال آئیں گے خداوند عالم ہر بال کے بدے اتنا  
بڑا خل دے گا جو دنیا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ دیکھ ہو گا  
جس میں لذت و آرام کی تمام چیزیں موجود ہوں گی۔۔۔ یہ لوگ  
اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث شریف کی وصیات  
کرتے ہوئے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:  
دو ایک اور تیس ہے جس کی حالت اس سے زیادہ دردناک  
اور افسوسناک ہے وہ شخص ہے جو پسے امام اور رہنماء سے دور  
ہے جس کی امام تک رسائی نہیں ہے۔ وہ اپنی ذمہ داریوں  
سے وقف نہیں ہے۔  
ہاں اسے لوگوں جو ہم سے دور ہمارے شیعوں کی تعلیم و تربیت  
کرے گا ان کو دین کی تعلیم دے گا۔ یہ شخص بھی اس طرح ہے  
جو کسی تیم کی سر پرستی کرے۔  
متوجہ ہو جائے۔ اگر کوئی جاہل کو تعلیم دے۔ گمراہ کی ہدایت  
کرے تعلیمات اہل بیت علیہم السلام سے آزادتہ کرے۔ وہ  
قیامت میں ہمارے ساتھ ہو گا۔ اور جہاں ہم ہوں گے وہاں  
اس کو جگہ دیں۔ گے۔“

اس غیبت کے زمانے میں ابھی جب تک ہر بان امام علیہ السلام سے دور  
ہیں لوگوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی اصلاح کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا  
اجرو ثواب ہو گا۔ کہاں لوگوں کی تعلیم و تربیت کہاں ائمہ معصومین علیہم السلام  
کا قرب۔ کہاں ان کے ساتھ قیام کی سعادت۔ یہ حدیث حاس ازادر کو  
بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس ذمہ داری میں عورتیں بھی مردوں کے ساتھ  
شرکیں ہوں۔

کہنا چلہیئے) غیبت کے زمانے میں دینی عقائد و آداب  
سے آزادتہ ہوا اور شیطان کو اپنے عقامہ میں شامل نہ ہوتے  
ہے۔ (کمال الدین ۱۵)۔ صحیح اور حقیقی معرفت ہے۔ ایمان  
میں برابر احتساب ہوتا رہے۔ اہل بیت علیہم السلام کے حضور  
میں اپنے آپ کو پروردہ کر دیں۔ اس کے کوئی بھی چیز  
اہل بیت علیہم السلام کی پروردی سے روک نہ کے (کمال الدین ۱۵)

یہ اقتباس جو اپنی نظر وہنے سے گذر ا مختلف حدیثوں سے  
اخذ کیا گیا ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ غیبت کے زمانے میں ہماری ایک اہم  
ذمہ داری یہ ہے کہ ہماری ذات و صفات اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کی آئینہ دار  
ہوں اس غیبت کے زمانے میں امام علیہ السلام سے دردی کی صورت میں اور صادر  
بھکٹکے نہ پایتیں، اس کے ان کے دامن سے متسلک نہ ہوں۔ کیونکہ ہر وہ عقیدہ و جو  
اہل بیت علیہم السلام کی رولویات سے ماخوذ نہ ہو دگر، اکاہے اور ہر دہ اخلاق  
چہاں ان کے اخلاقی کاملاں نہ ہو دگر، بلکہ ہر دہ اخلاقی ہے۔

یہ ایک سلامتہ حقیقت ہے کہ انسان کے دل میں حصی نزیادہ امام علیہ السلام سے  
محبت ہو گی اتنا کی وہ نیک اعمال و اخلاق کی طرف کھینچنا چلا جائے گا۔ اور اپنے  
وجود کو بر کی عادتوالہ سے پاک صاف کرتا رہے گا۔ کتابوں میں ایسے واقعات  
موجود ہیں۔ لوگوں نے اور خاص کر جو ازوں نے امام کی محبت کا احساس کرتے  
ہوئے اپنے آپ کو پوری طرح بدل دیا۔ محبت وہ اکسیر ہے جو ناگھن کو ممکن بنا  
دینی ہے۔

## تعمیر معاشرہ:

غیبت کے زمانے میں ایک اہم ذمہ داری اپنے سماج کی اصلاح  
ہے۔ قرآن کریم نے سورہ العصر میں نقصان سے محفوظ  
رہنے کے لئے ایمان اور عمل صائم کے ساتھ ساختہ، و تو اوصو بالحق  
و تقواصو بالصلیب، آپس میں ایک دوسرے کو حق کی وصیت اور اس  
راہ میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنے کی نصیحت کو ضرور کی قرار دیا ہے۔  
دین پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنے کی نصیحت کو ضرور کی قرار دیا ہے۔  
سماج میں تعلیم لوگوں سے کارہ کشی اور گوشہ نشینی نہیں ہے بلکہ سب کے  
ساتھ رہنے والے اور ان کی اصلاح کرنے والے ہے کہ لوگ  
سماج میں رہنا تو چاہتے ہیں لیکن ان کے خوف سے اصلاح کرنا نہیں چاہتے  
ہیں، دلوگ کہا کہیں گے، کا خوف ایسا دلوں پر طاری ہے کہ خوف خدا دلوں سے  
نکل گیا ہے جو حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے ان نفعوں میں ان لوگوں کی تعریف  
کی ہے خو غیبت کے زمانے میں اپنی ذمہ داری کو پورا کر رہے ہیں۔

و اگر غیبت کے زمانے میں ایسے علماء نہ ہوتے جو ان کی  
طرف لوگوں کو بلا تے ہیں اور ان کی طرف رہنماں کو رہتے ہیں  
خدا کی دلیلوں سے ان کے دین کا دفاع کرتے ہیں۔ کمر و شیعوں  
کو شیطان کے جاہ، سرکشوں کے فریب اور دشمنان دین  
کے ہمہ دلوں سے نجات دلاتے ہیں تو تمام لوگ خدا کے  
دین سے بر گشتہ ہو جلتے ہیکن یہی لوگ ہیں جو کمزور شیعوں  
کے دلوں کو اس طرح نجھاتے ہوئے ہیں جس طرح ناخداد

خصوصیات کو یاد رکھنا ایک دشوار اور مشکل بات ہے، بان! اس کی شاخت کے لئے کچھ ضروری اوصیات کو بیان کیا جائے جس کو اپنی طرح ذہن لشیں کرنا ہائے اور انہیں اوصیات اور خصوصیات کو معیار بتا کر اس فرڈ کو چیخانا جائے تو کبھی غلطی نہ ہوگی۔

مشکل کسی کے جماعتی کو بیان کرنا ہر تو چاہیے کہ مشکل و شماں، تیاد، چہرے سارے کارنگ، اس کے بال و ابرد اور قد و قامت بیان کیا جاسنے۔ اگر کسی کے نسبت خاندان کو بتانا ہو تو اس کے ماں باب، دادا، پردادا، پردادی کا تذکرہ ہوتا ہے اسی طرح جب اس کے عمل اور کاموں کا ذکر تے ہیں تو اس کے اسلامی اور ایمان، جنگوں اور غزوتوں، معابرے، کوششیں، تاریخی واقعات، لوگوں کے ساتھ اس کی روشن اور میل جوں کی بات کی جاتی ہے اور جب اس کی علمی صلاحیتوں کو بیان کرتے ہیں تو اس کی فکر و ایمان، عقیدہ وغیرہ کو دیکھا جاتا ہے اور جب اوصاف اخلاقی کا ذکر کرتے ہیں تو اس کے کردار، خلق و خواجہ، شجاعت و شکار، عفو و درگذر، لڑائی اور فروتنی، صبر و عدل اور ایسی طرح کے سارے اوصیات کو پیش کیا جاتا ہے اور اگر کوئی بُرا انسان ہے تو ان تمام باتوں کی صندک کو بلاش کیا جاتا ہے۔

جس قدر یہ اوصاف واضح اور زیادہ ہوں گے اتنا ہی اس شخص کو پہچانتے میں آسانی ہوگی۔

”اگر انسان یہ ارادہ کرے کہ اسے سفر کرنا ہے لیکن اپنی منزل کا تعین نہ کرے اور وسائل سفر کا صحیح انتظام نہ کرے تو یقیناً وہ کسی منزل کو نہ پہنچ سکے گا اور اگر کہیں وہ پہنچ بھی جائے تو وہ اسکی ”منزل مقصود“ نہ ہوگی کیا مگر ایسا اس کا مقدر..... بان! اگر وہی انسان ایک منزل کا تعین کرے اور مناسب وسائل کے ذریعے اپنے سفر کا آغاز کرے تو سزور وہ اپنی منزل مقصود کو پہنچے گا۔

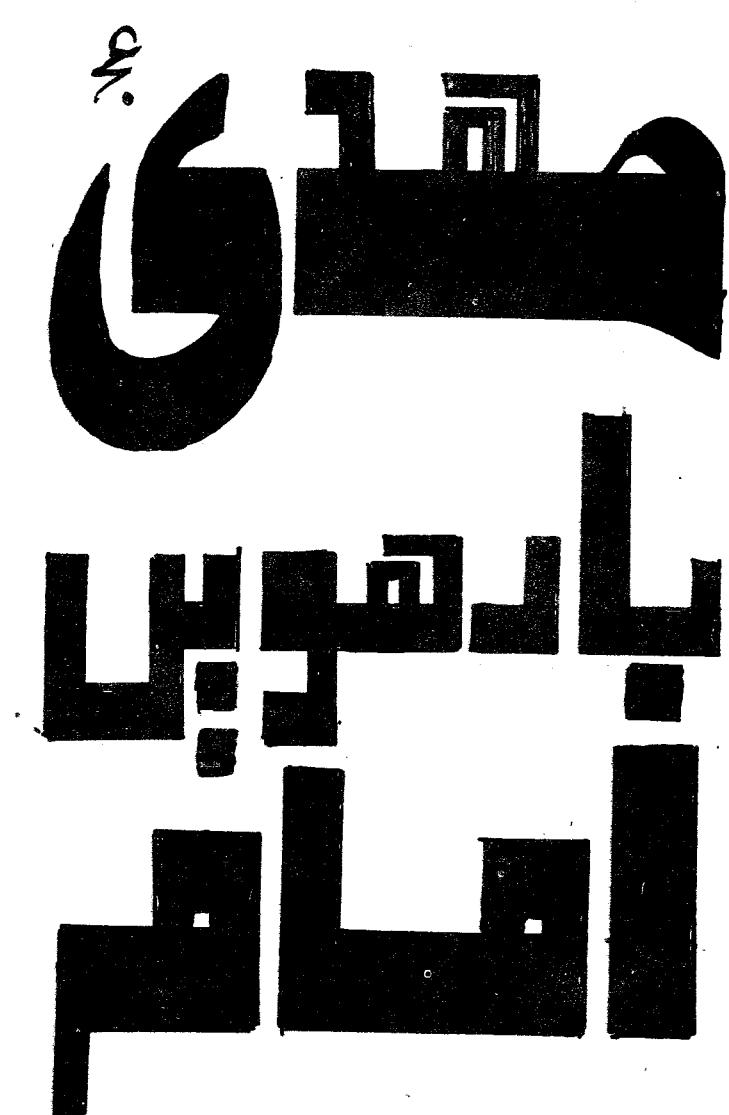
بانکل اسی طرح اگر انسان بخات کی منزل کو طے کرنا چاہتا ہے تو اسے اس بخات دہنہ کا تعین کرنا پڑے گا جو سے مگر اسی سے بچا سے اور اسے منزل بخات تک پہنچا دے۔

اب سوال یہ ائمۃ ہے کہ بخات لانے والا رہنا کون ہو؟ کیا ہو؟ اس کی کیا پہچان ہے؟

عزیزان محترم! آیات قرآنی اور احادیث بنوی گئے چند ایسے ضابطے اور اصول دنیا والوں کے سامنے پیش کردیے ہیں جن کے ذریعہ انسان را ہمارا کہ بہیان کر بخات حاصل کر سکتا ہے اور آخرت کی زندگی برکاتیں ایسا بخات کا مارن پا سکتا ہے۔

ان ضابطوں میں سے ایک انسان تین ضابطے ہے کہ ایک مناسب رہبر تباش کر لے اور اسی کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر اپنے سارے اعمال کی ذمہ داری اسی کے کاندھوں پر رُوال دوتاک دنیا میں سعادت اور آخرت میں بخات حاصل ہے جو یہ پیغمبر نے فرمایا: ”بُویہ اپنے کرتا ہے کہ میری طرح زندگی کذارے اور میری طرح دنیا سے لکھی اور رأس بہشت میں داخل ہو جس کا خدا نے مجھے دے دعہ کیا ہے اور وہ بہشت ”فلد“ ہے تو اسے چاہیے کہ میرے بعد علیؑ اور ان کی اولاد بروائی (علی)، کے بعد دنیا میں آئے گی ان سب کو درست رکھے کیونکہ وہ نہیں نہ تر بخات کی راہ سے ہٹنے دیں گے اور زندگی کی مگرایی کی راہ پر جانے دیں گے۔“

(صاحب المراجعتات کے حوالے: کتاب الحنز سفی ۱/۵۵/حدیث نمبر ۱۲۵، ترجمہ: اللہ کی اطاعت کردا اور رسول اور جنم میں سے صاحبان امر ہیں ان کے



جس طرح بعض افراد اور اشیاء میں بعض اوصاف اور خصوصیات مشترک ہوتی ہیں اسی طرح بعض افراد اور بعض چیزیں ایسی خصوصیات اور ذاتی صفات کے مالک ہوتے ہیں جو انہیں الفرادی و امتیازی حیثیت عطا کرنی ہیں اور انہیں امتیازی اور انفرادی حیثیت کی بنا پر وہ بڑی انسانی سے جانی اور پہنچانی جاتی ہیں۔

یہ امتیازی خصوصیات خلقت عالم کی حکومتوں میں ایک ایسی حکمت ہے اور جو نظام عالم کی بقاوی کی بہترین بنیاد ہے:

”مَا أَبِهِ الْأَشْتَرِاك“ یا قادر مشترک وہ خصوصیات ہیں جو مختلف افراد میں مشترک ہوتی ہیں یعنی ہر ایک میں پائی جاتی ہوں۔ یہ اوصاف عمومی ہوتے ہیں اور بیشتر افراد میں ایک وقت میں پائے جاتے ہیں۔ جیسے مسلمان یعنی بہت سے افراد مسلمان ہیں۔ اسی طرح ”جفتگو کرنا“ یعنی ہر ایک انسان میں یہ خصوصیت پائی جاتی ہے۔ وہ باتیں کرتے ہیں۔ ہنسنا، ہنسنے کی خاصیت بھی عام ہے۔ اسی طرح سے مَا بِهِ الْأَشْتَرِاك کی پہ شمار مثالیں آپ کے سامنے ہیں۔

”مَا أَبِهِ الْأَفْتَرَاقُ وَالْأَمْتِيزَان“ یہ ایسی صفتیں ہیں جو انسانوں پا دسری اشیاء میں ایک دوسرے کے مقابلے میں فرق رکھتی ہیں یعنی کسی میں ایک خصوصیت ہے تو دوسرے میں نہیں ہیں۔

یہ بات مسلم ہے کہ ایک شخص کی خصوصیات بے شمار ہوتی ہیں البتہ ان بے شمار

**مہدی کون؟** : یہ بات بھی واضح ہو جائے کے بعد کہ پیغمبر کے جانشین بارہ ہوں گے  
ہر کیا دوسرا یا تیسرا یا چوتھا ..... یا بارہ ہوں؟  
حدیث بنوی سے یہ بات بھی واضح ہو جائے گی۔

عن عبد اللہ بن عباس، قال: قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَيْيِّ بَنُو أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيْنِ، وَإِنَّ أَوْصِيَّيِّ بَعْدِي أَقْتَاعَشَرًا وَأَخْرَهُمْ عَلَيَّ بَنُو أَبِي طَالِبٍ وَأَخْرَهُمْ الْقَاتِلُمَّ.

فرائد المطہین تایف شیخ الاسلام الحدیث الکبیر ابراہیم بن محمد بن المودود  
الاطوی متوفی ۷۳۲ھ (جلد ۲/ ۲۲۷)

ترجمہ: عبد اللہ بن عباس نے نقل کیا ہے کہ پیغمبر نے فرمایا: میں سید المرسلین ہوں اور علی بن ابی طالب سید الوصیین ہوں۔ بے شک میرے بعد میرے ولی و جانشین بارہ ہوں گے۔ ان میں کا پہلا علی بن ابی طالب اور آخری "القائم" ہو گا۔ اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۴ پر۔ پیغمبر سے یوں نقل کیا ہے: اَنْ خُلُقَنِيْ وَأَوْصِيَّيِّ وَحْجَجَهُ اللَّهُ عَلَى الْخَلْقِ بَعْدِي أَقْتَاعَشَرًا وَأَخْرَهُمْ أَخْرَى وَأَخْرَهُمْ وَلَدَى۔

اس حدیث سے یہ بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے کہ "میرے خلفاء اور میرے ولی اور ائمہ کی جمیں لوگوں پر میرے بعد بارہ ہوں گے۔ ان میں کا پہلا یہ ربعی اور اخری میرا فرزند۔ پیغمبر سے پوچھا گیا یا رسول اللہ اپنے کا عیانی کون ہو گا۔ فرمایا: علی بن ابی طالب اور امیت کا فرزند کون ہو گا؟ فرمایا:

"الْمُهَنْدِيُّ التَّذْيُّيْ يَمْنُوْهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا هُنْ لَتَ جَوْرًا وَظُلْمًا۔"

"مہدی ہو زمین کو عدل والصفات سے بھر دے گا۔ جیسا کہ وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی"

(فرائد المطہین ۲/ ۲۲۴)

**خلاصہ** - پیغمبر کے جانشین بارہ ہوں گے، جو جہی پیغمبر کے بعد تعداد میں بارہ ہوں گے۔ بارہ ہوں جانشین اخربی جانشین ہو کا اور مھمی مہدی انتہا ہو کا اسی کے ظہور تک دین الہی یا تی رہے کا جیسا کہ پیغمبر نے فرمایا: لَا يَرَالُ هَذَا الْتَّدِينُ قَاتِلًا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكُمْ إِشْنَاعَشَرَ حَدِيقَةً۔

"یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک تم بارہ جانشین (رسول کے) ہوں گے۔

(سنن ابی وادی جبڑہ الرابع، کتاب المہدی صفحہ ۳)

۱۔ مہدی کی صفت کوہ پیغمبر کے بارہ ہوں جانشین ہیں، اس سلسلے کی حدیثوں کو شیعہ کتب میں کثرت سے دیکھا جاسکتا ہے۔ لطف اللہ صافی پکا یہ کامی کی کہاں "متین الافر" میں درج ذیل عنوان پر سینکڑوں حدیثیں اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ مہدی بارہ ہوں امام ہیں۔ ابواب کے نام: بارہویں امام حسین کا نوان فرزند، امام رضا کے چوتھے فرزند، امام محمد تقی کی تیسری پشت میں، امام علی نقیؑ کی اولاد، امام حسن عسکریؑ کا نوزن نظر لمحہ فکریہ، کی صحت یا بطلان کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ جو سلسلہ خلافت

الٹائافت کرد۔ اس آیت کی تفہیل اور تفسیر کے لئے "المتنظر سلسلہ درس شمارہ ۶" کا سبق نیز پورے جرجع کیجھے

مذکورہ اصول بیت اللہ کی اطاعت، اور ادلو الامرکی اطاعت میں بخات ہے لیکن ایک مشکل یہاں ہے کہ اللہ اور رسول کی سرفہ تو حاصل ہر چیز پھر اولی الامرکی معرفت کی میں حاصل ہو، اس اہم اور مشکل مسئلہ کی بھی پیغمبر نے حل کر دیا ہے اور اولی الامرکی شناخت کے لئے کچھ نہ نہیں اپنے بتائی ہے، ان شایعوں میں سے ایک لشائی یہی ہے کہ وہ تعداد میں بارہ ہوں گے۔ ہم ابی اس بات کی تائید کے لئے چند حدیثیں اور چند خواہیں نقل کرستے ہیں:

**پیغمبر کے بارہ جانشین** : ساتھہ انحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور کو کوہ فرماتے ہوئے سنا "یہ امر اس وقت تک ختم نہ ہو گا جب تک بارہ خلیفہ نہ گزر جائیں گے اس کے بعد حضور نے آہستہ سے کچھ کہا جو سن نہ سکائیں نے اپنے والد سے پوچھا حضور نے آہستہ سے کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا: "اسلام بارہ خلفاء تک قوی دعے نہیں رہے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ "Din barah Khلفa tukhbaran رہیں جو سب کی سب قریش سے ہوں گے۔

مذکورہ حدیث کے لئے درج ذیل علمائے اہلسنت کی کتابوں کی جانب درج کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم طبع دار الفرقان جامع مسجد دہلی ..... جلد ۲ صفحہ ۴۵

۲۔ معرفۃ حجۃ ..... جلد ۲ صفحہ ۱۹۱

۳۔ سنن ابی داؤد شریور احادیث السنۃ النبویہ، الجبڑہ الرابع، کتاب المہدی  
حدیث نیز ۲۲۷۹ م ۲۲۸۰ م

۴۔ المجمع الکبیر از طبرانی صفحہ ۱۰۸

قابل توجیبات یہ ہے کہ صحیح مسلم اور سن ابی داؤد، دونوں ہی کتابوں کا شمار صحاح سرہ (یعنی چھوٹے صحیح ترین حدیث کی کہاں ہیں) میں ہوتا ہے۔ علمائے اہل سنت قرآن کے بعد انہیں پھر کتابوں کو اصل مأخذ دیدک قرار دیتے ہیں۔ لفہیہ چارکتب ہوں کے نام یہیں ہیں:

۱۔ صحیح بخاری، ۲۔ صحیح ترمذی، ۳۔ سنن ابن ماجہ، ۴۔ سنن نسائی۔

**انحضرت کی پیشان گوئی** : پیغمبر نے فرمایا: یہ امر دین (عجیشہ کا یا بہ جانشین ہوں گے جو سب کی سب قریش سے ہوں گے اور شہنوں پر غالب اجائیں گے۔

(تاریخ الحلفاء از حافظ سیر طی سعوی۔ (طبعہ السادہ مصر))  
حافظ سیر طی کا انتقال ۱۹۱۹ھ میں ہوا۔ اب سئی اور شدید دولوں ہی فرقہ میں بخوبی جانے پہچانے جاتے ہیں اپنے کی مشہور کتابوں میں "تفسیر الکبیر المنشور" پہم شہروں ہے۔

مذکورہ حدیث کے فرآب عاب نے تکہاب سے کہ اخْرَجَهُ الشِّيْخَاتُ وَ عَزِيزَهُمَا، یعنی اس حدیث کو مسلم اور نکاری اور ان کے علاوہ دوسروں نے بھی دلپی اپنی کتابوں میں مختلف طریقوں سے نقل کیا ہے۔

نوروز کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔

صحیح بخاری جلد ۹/ ۱۸ پیغمبر نے فرمایا: میرے بعد بارہ امیر ہوں گے

## بُقیہ: عقیدہ امام مہدی اور صحاح سنت

رسول خدا کو رکبا اور تاپ کر د کرنے والا کافر ہے۔ لہذا تم اس نتیجے پر ہو چکے ہیں کہ کتب صحاح میں وہ حضرت جہنوں نے اپنی صحیح یعنی صحت مہدیؑ کے تعلق صرف نقل نہیں کی ہے ابھوں نے اپنی دوسری کتابیوں میں آپؑ کا ذکر شریعت مذکور کیا ہے۔ اگر کسی ایک صحیح میں اس کا باقاعدہ تذکرہ نہیں ہے۔ اس سے صحت امام مہدیؑ کے عقیدہ پر کوئی آنکھ نہیں آتی ہے کیونکہ بقیہ صحاح اور احادیث کی دلیل کتابوں میں اس کا باقاعدہ تذکرہ ہے۔ مہماں تو یہ بات ہر دن اس لئے بیان کی گئی کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے اور صحاح سنت مجھی امام مہدی علیہ السلام کے تذکرے سے نالیٰ تزویں ہیں تاکہ منکر کے لئے فرار کا راستہ باقی نہ رہے۔

## بُقیہ : خود ساختہ حدیثیں

یوں کہ اس مہدی کے والد کاتام "عبداللہ عطا" پھر مزید شکر و شبہات کو دور کرنے کے لئے مہدی کو حسنی قرار دیا کیونکہ محمد بن عبد اللہ امام حسن علیہ السلام کی لشی سے تھے۔ (جیسا اندر جھکا)۔ اور پھر بات کو مزید معتبر کرنے کے لئے ابو ہریرہ کی زبانی ایک اور حدیث گردھڈاً وَ ایک کہ مہدیؑ کی زبان میں لیکت ہو گئی (مقابل الطالبین) کیوں کہ محدث بن عبد اللہ کی زبان میں لکھت تھی۔ اس طرح بقی عباس سخت حکمت پر برا جان ہو گئے اور حضرت امام مہدیؑ کے عقیدہ سے استفادہ کرتے ہوئے لوگوں پر مسلط ہو گئے اور جب خوب اپنی طرح مسلط ہو گئے تو اس مہدیؑ اور ان کے والد کو قتل کر دیا اور یہ مشہور کہا۔ حضرت مہدی کے طور سے میلے جس نفس تکید کے قتل کی بات کی گئی ہے وہ یہ ہے (کیونکہ محمد بن عبد اللہ کا لقب نفس تکید تھا) اس بتا پر اب مہدی کا ظہور مزدیک ہے۔ ان تمام واقعات کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے ہی پیش گئی فرمائے ہے۔

(مقابل الطالبین ۳۲۱-۳۲۲ اور الاداب السلطانیہ فخری ۱/۱۴۱ میں اس کی تفصیل موجود ہے)

بُقیہ عباس نے ثقافت و سیاست میں جو خانیں انجام دیں وہ انہیں چند باتوں میں سخنہیں پیں ان لوگوں نے روایتوں اور آیتوں کے معانی میں بھی تحریک کی ہے۔ جو آئندہ ایک دوسرے مصنفوں کا موضوع ہے۔

لیکن جو لوگ اس طرح کی خیانت کا ارتکاب کرتے ہیں۔ خدا کے دین میں تحریف کرتے ہیں۔ رسول خدا کی حدیثوں میں اپنی طرف سے اضافہ کرتے ہیں اور غلط بالتوں کو اخْحَدَت مکی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس طرح کی یقینہ معتبر بالتوں کو اپنی کتابوں میں درج کرتے ہیں۔ اور خوش عقیدہ اور سادہ روح افراد کو گمراہ کرتے ہیں کی دو اس آیت کریمہ کے مصدقہ نہیں ہیں۔

ان الذین يکتُون ما انزلنا مِنَ الْبَيِّنَاتِ الْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَاهُ

الناس فِي الْكِتَابِ أَوْ إِلَيْكُمْ يَأْتُهُمْ الْأَنْذِرُ وَلَعْنَهُمُ الْلَا عُنُونُ (بقرہ ۱۵۹)

جو لوگ چھپتے ہیں ان روشن دللوں اور بیانات کو جو تم نے نازل کیے ہے جب کہ ہم نے اس کو کتاب میں لوگوں کے لئے واضح کر دیا ہے۔ ان لوگوں پر خدا کی لعنت ہے اور ان لوگوں پر لعنت کرنے والوں کی پھٹکار۔

اس دن کی امید ہے جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو اور امامت کی کمکتوں اور تحریفات کی اصلاح ہو۔

قریش سے باہر ہو جیسے سلاطین ترکی یا تریش کے اندر ہو مگر ان خلفاء عکی لعدا بارہ سے کم ہو جائے یا بارہ سے زیارت ہو جائے وہ خدا کا قائم کیا ہوا سلسہ نہیں ہے۔ کیونکہ یہ تو ناممکن ہے کہ خدا نے غلطی سے رسولؐ کے خلفاء عکی لعدا بارہ بتا دی ہو اور اصل میں یہ لعدا دنہ ہو اور یہ بھی صحیح نہیں کہ پیغمبر نے بغروی الہی کے یہ پیش گئی کردی ہو۔

"جب خدا کا غلطی کرنا اور پیغمبر کا بغیر وحی کے کلام کرنا ممکن نہیں جاتا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ رسول کی بتائی ہوئی لعدا خلفاء غلط ہو جائے۔"

"یقیناً یا بھی ماننا پڑے گا کہ اجماع، استخلاف، شوریٰ اور پیغمبر غلبہ کے ذریبے جو نظام تلافت رسولؐ کے بعد قائم ہوا اور جس کے کسی سلسہ کی لعاد بارہ پر محدود نہ رہی ہو وہ رسولؐ یا خدا کا پسندیدہ اور مقرر کیا ہوا نظام نہ تھا۔"

**مازکی منزل :** خلافت بقی عباس کی خلافت راشدہ، خلافت بقی عباس حکومت سعودیہ وغیرہ، آیا خلافت کے یہ سارے سلسے پیغمبر کے بتائے ہوئے اس معيار پر صحیح اترتے ہیں؟ آیا ان کی لعاد بیکے بعد دیکھے بارہ ہوئے ہے جو قیامت مک کے زمانے پر جاوی ہو؛ کوئی مسلمان اس کا جواب اشبات میں نہیں دے سکتا؛ فَإِنَّ لَئَنَّ تَفْعَلُوا وَلَئَنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُمْ لِلَّهِ أَنَّجِيدُهُمْ النَّاسُ وَالْحَجَارَةُ أَعْدَتِهِنَّ لِلْأَكْفَارِ فِينَ

و سورة لباق (۲/۷)

ترجمہ: "پس اگر تم یہ نہیں کر سکتے اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اس اگلے دُڑو جس کے ایندھن آدمی اور پیغمبر ہوں گے جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"

**ایک مشورہ :** تعداد بیارہ ہے۔ پیغمبر نے نام بتا مان کو چھوڑا ہے۔ نعش (بعن کن بون میں مغلل آیا ہے) اور جدل بن جنادہ بیوی دیکھے۔ پیغمبر پر ایمان لائے تو پیغمبر اس کے جانشینوں کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے ایک امام کا نام گنوایا اس متن کی حدیث کے لئے رجوع کیجئے۔ "المُسْتَظْهَرُ شعبان المظہر" الهمجی صفحہ ۲۵۔ اسی طرح کی دوسری حدیث کے لئے سعی عالم محمد بن ابی الفوارس کی کتاب "ارسین" کے صفحہ ۲۸ پر مغلل بن عمر بن عبد اللہ نے پیغمبر اسلام سے حدیث نقل کیا ہے۔

اللَّهُمَّ انْ حَالَ بِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ أَلَّا ذَيْ جَعَلْتَهُ عَلَىٰ نِبَادِكَتَحَتَهُ مَقْعِنِيًّا فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِرًا كَفَنِي شَاهِرًا سَيِّفِي مُجَرَّدًا قَنَاقًا مُلْبِتًا دُنْوَةً أَنْدَاعِي فِي الْمَاحِنَةِ وَالْبَادِيِّ -

مناتج الجنان / بہ ۵ (طبع لندن)

ترجمہ: یا الہی! اگر میرے اور ان حضرت کے زہبوں کے دریان موت حالی ہو جائے جو کہ بڑے ہر بندے کے لئے یقینی ہے، تو مجھے میری پر سے ایسی حالت میں اٹھا کر میرے بدن پر کھن ہوا اور اپنی ششیر کوینام سے کھینچنے ہوئے ہوں، اور کھلا ہوا زیر ما تھوں میں لئے ہوں اور میں اس دنوت دینے والے کی اواز پر لبیک ہوں، چاہئے سفر میں ہوں یا حضر میں۔

محوسیت کا شمار قدیم مذاہب میں ہوتا ہے۔ گفتگو اور خطوط کے انتباہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مذہب کا ایک اہم اصول نجات دہنہ کا فقیدہ ہے جو اپنے ظہور سے اہمن کو شکست دے گا اور دنیا کو نور کی طرف لے جائے گا مہال تک کہ مشہور و معروف کتاب "زندہ" میں اہمن اور یزدان کی صفت اُرائی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس طرح ملتا ہے۔

"..... بھروس کے بعد یزدان کو عظیم فتح نصیب ہو گی اور اہمن تباہ در بریاد ہو جائیں گے ..... یزدان کی کامیابی اور اہمن کی مکمل تباہی در بریادی کے بعد دنیا اپنی حقیقی سعادت سے ہمکار ہو گی اور فرزندان آدم نیکوں کے تحت پریشان ہوں گے۔"

اس اقتیاس میں ایزد یا نجات دہنہ کے ذریعہ انسان کی کامیابیوں کا منکرہ کیا گیا ہے۔

محوسیوں کی ایک اہم کتاب "جاماسب نامہ" جو خود "زروشت" کی کتاب ہے۔ اس میں اس بات کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"تازیوں (غربوں) کی سر زمین سے ایک مرد ناظم ہو گا..... جس کے بال پڑے ہوں گے بد مضمون طہوکا بن گیکوں کی تعمیر کرے گا..... ایران کا رخ کرے گا اس کو آباد کرے گا اور زمین کو عدل والصفات سے پُر کرے گا۔"

اس بات کو فرانس میں رکھتے ہوئے جب "اوستا" کامطالعہ کرتے ہیں تو وہ دنیا کو فتح کرنے والے کا تذکرہ ہے "جس کو سو شیات" کا نام دیا گیا ہے وہ دنیا کا آخری فاتح ہو گا اور دنیا میں پاکیزگی کو برقرار کرے گا۔

(فرینگ لغات اوستا ہر زر و روم، پشتھاض ۲۳۴ اور سوتیا سن ص ۱۶)

"ہم پاکیزہ مردوں کی تعریف کرتے ہیں۔ پاکیزہ عورتوں کی ستائش کرتے ہیں۔ ہر پاکیزہ اور مقدس طاقت کی قدر دنی کرتے ہیں۔ "کیورٹ" سے "فاتح شیات" تک۔"

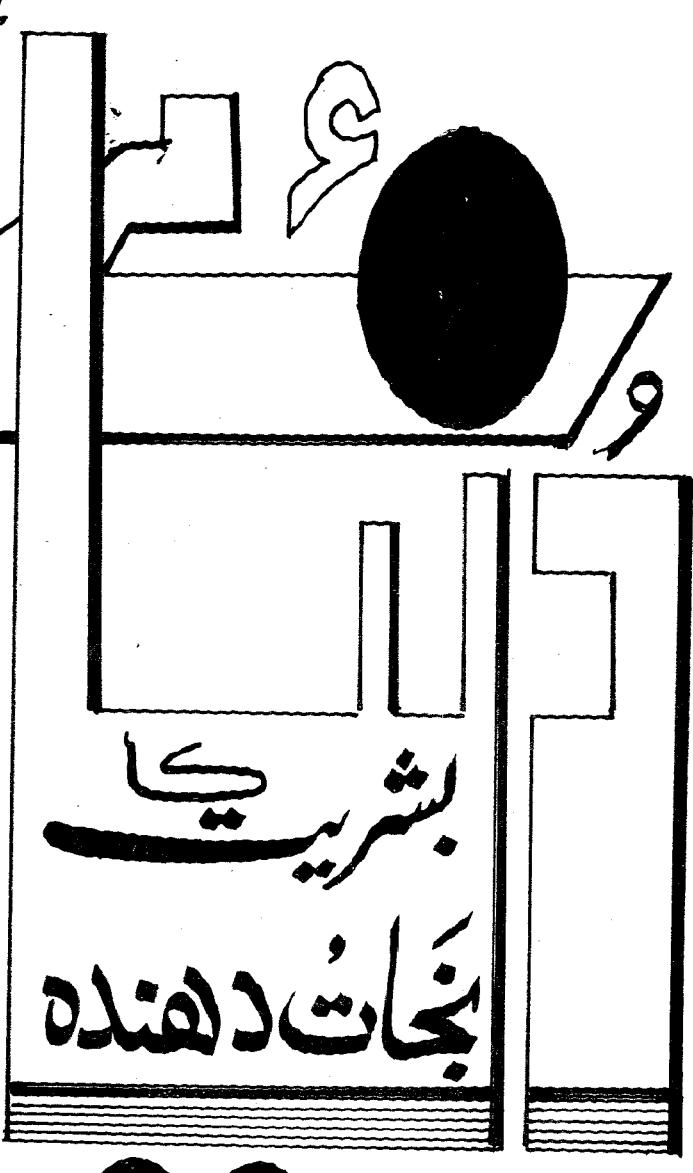
اسی طرح کتاب "فردیں یشت" جملہ ۱۲۹ اور ۱۲۸ میں اس نجات دہنہ کے نام "سو شیات" کی وجہ تسمیہ بیان کی گئی ہے۔

"جس کو" فاتح شیات" اور استوت ارت" کے نام سے یاد کیا جائے گا۔ اس کو اس بنا پر "سو شیات" کیا جائے گا کہ وہ ساری دنیا کو فائدہ ہو چکا یا گا وہ انسانوں کے جھوٹ کے خلاف آواز بلند کرے گا۔ یہاں تک کہ نیکو کار بند کاروں پر کامیاب ہو جائیں گے۔"

آپ نے ملاحظہ فرمایا کس طرح انسانیت کو نجات دلانے اور سچائی کے کامیابی کی گفتگو کی جا ہوئی ہے اور یہ تمام اچھائیاں اس وقت عملی ہوں گی جس شیات ظاہر ہو گا۔ ان اقتیاسات سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ دین جوں میں بھی نجات دہنہ کے بارے میں بحث و گفتگو اور شہادتیں ہیں۔

### یہود اور نجات دہنہ:

یہود لوگوں کی ہزاروں سال پرانی تاریخ ہے۔ ان لوگوں نے اپنی آسمانی کتاب میں تحریف کرنے کی پوری کوشش کی ہے اور اس بات پر خاص توجہ دیتے ہے کہ اپنی کتابوں سے وہ تمام یا اس حذف کر دیں جن میں اسلام اور یہودیت کے بارے میں شہادتیں ہیں۔ لیکن خدا کا ارادہ یہ ہے کہ وہ تاریکی کو چراغ ہدایت سے مفرکرے۔



دنیا کے اکثر بڑے مذاہب چاہے وہ اسمان ہوں یا غیر اسمان ان میں "نجات دہنہ" کا تذکرہ ملتا ہے۔ اس بنا پر مذہب کے دانشوروں نے اس نجات دہنہ کے بارے میں بحث و گفتگو کی ہے۔ جو خاص توجہ کامطالعہ کرفہ ہے۔ انسان کو نجات دلانے والا۔ جو آخری زمانے میں ظاہر ہو گا۔ جو ظلم و جور سے جبری زمین کو عدل والاف۔ مثلاً دجالت دجالت کو دور کر کے توحید اور عدالت کی دعورت دے گا۔ اس طرح کی باتیں اکثر مذاہب میں نظر آتی ہیں مذاہب کی کتابوں میں نجات دہنہ کے صفات اور خصوصیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ نجات دہنہ کا عقیدہ فطری عقیدہ ہے اور انسان اس دنیا کا انجام اچھائی میں دیکھنا چاہتا ہے براں میں نہیں۔ ذیل میں تتم مذاہب میں موجود عقیدہ "نجات دہنہ" کے بارے میں بیانات درج کئے جاتے ہیں؟

**محوس اور نجات دہنہ کا عقیدہ:**

انسان کے بیٹھ کر آسمانی بادلوں پر دیکھیں گے کہ قدرت و عظمت و جلال  
کے ساتھ آ رہا ہے :  
اور اپنے فرشتوں دیدگاروں (کو بلند اواز صور) کے ساتھ بھیجا گا،  
اور وہ اپنے برگزیدہ لوگوں کو اکٹھا کریں گے۔

## انجیل وقت ا، فصل ۲۳

”اینی کمر کو باندھے اور اپنے چڑاغ کو جلاسے رکھو، اور تم ایسے لوگوں کی طرح  
رہو، جو اپنے آتا کام انتظار کر رہے ہوں تاکہ جس وقت وہ دروازہ کھٹکھٹا سے فرما  
اس کے نئے دروازہ کھول دو۔“  
ذکر کردہ آئیوں سے بخات وہندہ کی آمد، انتظار کی اہمیت اور اس کی تاکید نیز  
علم انہی طہور کا پتہ چلتا ہے۔

انجیل وقت ای میں ایک جگہ یوں بھی ملتا ہے :

”وہ وقت اجانتک تم پر اجاتے گا۔۔۔ پس ہر وقت دعا کرتے رہو اور  
بیدار رہو۔۔۔ تم اس لائق رہو کہ جب یہ خیر واقع ہو تو تم اپنے آپ کو بخات یا نتہباو  
اور انسان کے بیٹھے کے سامنے حاضر ہو۔۔۔“  
عیسائیوں نے ذکر کردہ آیات کے معنی و تفسیر میں بھی تحریف کی ہے اور بخات

وہندہ سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لیا ہے۔  
اوّل اُلاتری کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خدا اس بخات وہندہ کے انتظار کے  
بشارتیں دی ہیں، دوسروے کہ اگر وہ بشارتیں خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باسے میں  
ہیں تو اب تک دنیا کو تقدیل والنسات سے بھر جانا چاہیے لیکن یہ بات کسی سے پوچشیدہ  
نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا درخت تم ہو جا ہے۔

ہاں اگر ہم ان تمام آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بخات وہندہ تصور  
کریں تو زیادہ سے زیادہ یہ توجیہ کر سکتے ہیں کہ وہ اسی وقت نازل ہوں گے جب  
حضرت ہمہی طہور کریں گے ہمذ احضرت مہدیؑ اور حضرت عیسیؑ کے ہاتھوں دنیا کو  
بخات ملے گی۔

چنانچہ اسلامی روایات کی رو سے ظہور مہدیؑ اور نزول علیؑ کے بعد نماز میں  
امامت حضرت مہدیؑ کریں گے اور مقتدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔  
خلاصہ بحث یہ ہے کہ ایک بخات وہندہ کا عقیدہ تمام آسمانی اور اکثر فراہمانی  
ذہبیں بھی پایا جاتا ہے۔ ہی وجہ ہے کہ ہندوؤں کی کتابیں میں بھی اس عقیدہ  
کی تجلیاں پائی جاتی ہیں۔

مثال ”وید“ نای کتاب یوں آیا ہے :

”دنیا کے خراب ہو جانے کے بعد آخری زمانے میں ایک ایسا داشاہ طاہر  
ہوگا جو پیشوائے خلافی ہوگا اس کا نام ”منصور“ ہے۔ وہ تمام دنیا پر قبضہ کر کے سب  
کو اپنے آئٹن کا پیر و بنائے گا۔“

پیشوائوں اور صربوں کے دریان بھی اس عقیدے کی جھلک پائی جاتی ہے  
اگر کوئی سب کو اکٹھا کرنا چاہیں تو ایک فیضیم کتاب تحریر ہو سکتی ہے ہمذ اہمیں جذ  
سطروں پر اکتفا کرتے ہوئے بارگاہ خداوندی میں دعا کرتے ہیں کہ باراللہما۔ اس  
بخات وہندہ کا ظہور جلد فرماجس کا لازمے وعدہ کیا ہے اور دنیا پر ظاہر کر کے  
کر وہ کوئی اور نہیں ہے سو اے محمد بن الحسن العسکری عجل اللہ تعالیٰ فضل الشریف  
کے۔

اس بن پڑھو دیلوں کی تمام ترساز شوں کے باوجود بھی ان کی کتابوں میں ایسے جملے میں  
جاتے ہیں جن میں ”بنیات وہندہ“ کا ذکر کیا گیا ہے۔ جب وہ ائمہ کا ترددیا کو غلط  
انسان سے بھروسے گا اور دینا اس تدریبِ امن ہو جائے گی کہ شیر اوپر کری ایک ساتھ  
رہیں گے۔ ذیل کے چند اقتباسات قابل لتجہ ہیں۔

اشعاع بنی نای کتاب فصل ۱۱ جملہ ۴  
”اور لیسی کے منزہ سے ایک ہنال نکل کر اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ  
بڑھے گی۔۔۔ جو ذیلیوں کے لئے عادلانہ حکم اور زین میں کیکنوں کے لئے سچ مجع  
یں تنبہ (اور بیداری کا سبب) ہوگی۔۔۔“

اس کا کمزور، عدالت ہے ،  
اور عبیریا، بکریوں کے بچوں کے ساتھ سکونت کرے گا اور ایک چھوٹا  
سماں پہنچان کا چرپان ہو گا۔  
اور عبیریا، بکریوں میں ذرہ برابر ضری اور فضائیں ہیں ہو گا  
کیونکہ زین خداوند عالم کے علم و ذات سے بالکل اسی طرح بڑیز ہو جائے گی، جیسے  
پانی سے دریا۔

مزموں ۲۳ (مزامیر داد ۲) جملہ ۲۹  
”صادقین زین کے وارث ہو کر مدیش کے لئے اس میں سکونت کریں گے۔“  
جملہ ۴۶ میں آیا ہے : کیونکہ خداوند عالم کے متبرک لوگ زین کے وارث ہوں گے لیکن اس  
کے ملعون لوگ نابود ہو جائیں گے۔  
ان جلوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ دنیا کو بخات دللت والا صاحب اور حکمانہ  
حکومت کا مالک اور شریعت الہی کا نگہبان ہو گا۔ تورات نے ہمیں پر اپنے کلام پر اس  
ہمیں کیا بلکہ حقوقی نای کتاب کی فصل ۱ میں یوں آیا ہے کہ :

”..... اگر وہ تائیر کرے دائے میں، تو اس کا انتظار کرو! کیونکہ وہ ضرور  
آئے گا اور تائیر و تائل نکرے گا بلکہ تمام امتوں کو رائیے اور گرد اکٹھا کرے گا اور اپنے  
آپ کو تمام قوموں کے لئے آمادہ کرے گا۔“  
خلاصہ یہ کہ اس بخات وہندہ کا انتظار ایمان کا باعث ہو گا ایمان کو تقویت  
پر دچکائے گا اور یہی لیقینی ہے کہ جب ده بخات وہندہ آئے گا لفظاً عالم جبار تکراروں کو  
تکست دے گا اور خدا اسے تمام اقوام پر غالب کروے گا؛  
اس طرز کے بے شمار مخلیل تواریخ کے متعدد ابواب و کتاب میں بکھرے پڑے  
ہیں یہ مختصر مضمون سب کو نقل کرنے کا محلہ نہیں ہے۔

## عیسائی اور بخات وہندہ کا عقیدہ :

عیسائیوں کی مقدوس کتاب انجیل (عہد جدید) میں بخات وہندہ سے متعلق  
کہرتے ہیں تسلی ہونی یہیں کیونکہ اس کتاب میں بھی تحریف بہت زیادہ ہو چکی ہے اس  
لئے بہت سی آیتیں موجودہ انجیل میں نہیں ہیں لیکن تحریف کے بعد بھی اللہ تعالیٰ طالب پاسے  
جاتے ہیں جو بخات وہندہ کا پستہ دیتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر ذیل لکھstrool کو ملاحظہ فرمائیں۔

## انجیل میتی فصل ۲۳

جن طرف بخلی مشرق سے نکلتی ہے اور منبر تک ظاہر ہوئے انسان کے  
فرزند کا آنا بھی ایسے ہی ہوگا۔۔۔

نام کروں۔ لہذا، مرنے سوچا کہ ٹھیک ہے اگر اپ کو صحاح سنت سے حوالے جائیے تو کوئی بات نہیں وہ بھی پیش کرنے دستیت ہے۔

### امام مہدی اہل بیت میں سے ہیں :

۱- حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید الفرزدقی اپنی صحیح "سنن ابن ماجہ" میں حضرت علیؑ کے ذریعہ رسول خدا سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا : **الْمَهْدُى مَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ يُنْسَلِّطُهُ اللَّهُ فِي الْيَوْمِ**۔ ترجمہ : مہدی ہم اہل بیت میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے امور کی اصلاح ایک رات میں کر سکتا سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن حدیث (۳۰۸۵) اس حدیث کو بخاری نے المختارخ میں نقل کیا ہے لیکن خدا جانے کیا وہ تھا جس نے انہیں اس حدیث کو اپنی صحیح میں نقل کرنے سے منع کیا! ۲- سعید بن حیث کا بیان ہے کہ ہم ام المؤمنین جناب ام سلمہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے مہدی کا تذکرہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے بغیر اکرمؐ کو ارشاد فرماتے ہوئے سننا : **الْمَهْدُى مِنْ وُلْدِ قَاطِمَةٍ** یعنی مہدی ناطقہ کی اولاد میں سے ہے (سنن ابن ماجہ، حدیث ۳۰۸۴)

۳- انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا کو ارشاد فرماتے ہوئے سننا : **بَخِينُ وَلَذْدُ عَبْدِ الدَّطَّابِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَّا وَحْمَزَةَ وَ عَلَيَّ وَجَعْفَرُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ**۔ ترجمہ : ہم اولاد عبد الدطاب یعنی میں، حمزہ، علی، جعفر (ابن ایل طالب) حسن حسین اور مہدی، اہل جنت کے سردار ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث ۳۰۸۷)

۴- ابو عیسیٰ محمد بن سودہ اپنی صحیح، سنن ترمذی سے رسول اکرمؐ سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ کا ارشاد گراہی ہے : **كَاتَذْهَبَ السُّدُنْيَا حَتَّى يَلْكُفَ الْعَرَبَ كَرْجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي** ۔ سنن ترمذی کتاب الفتن، باب ماجاع فی المهدی، حدیث ۲۲۲۔

ترجمہ : دنیا اس وقت تک نہ انہیں ہو گی جب تک ایک شخص میرے اہل بیت سے عرب پر حکومت نہیں کرے گا۔

ابو عیسیٰ کہتے ہیں : یہ حدیث علیؑ، ابو سعید، ام سلمہ اور ابو ہریرہ سے بھی نقل کی گئی ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس کے علاوہ اپنی سنن میں حضرت مہدی سے ایک باب مخصوص قرار دینا واضح کر رہا ہے کہ یہ عقیدہ اتنا ہم ہے کہ اس کے لئے باقاعدہ ایک باب قائم کیا گیا۔

اس طرح کسی شخصی روایتیں پائی جاتی ہیں جن میں رسول خدا نے اعلان کیا ہے کہ مہدی صرف اہل بیت میں سے ہونگے۔ ان احادیث سے ہم دونتائج اخذ کر سکتے ہیں۔ پہلے یہ کہ حضرت مہدی کوئی معنوی شخصیت کا نام نہیں ہے جو حضرت مہدی ایک ایسی اعلیٰ ہستی ہے جس پر رسول خدا کو ناز ہے اور اس کو اپنا کہنے میں انھرست فخر محسوس کہتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ اس اعلان سے ان سارے جھوٹی مہدیوں کا حال معلوم ہو جاتا ہے جن کا ذر رسول خدا سے کوئی رشتہ تھا اور نہ ہی ان کے اہل بیت سے۔

### حضرت مہدیؐ کاظمو رلتینی ہے :

بعض حضرات امام زماں کی پوشیدہ ولادت، غائبت اور طول عمر کی بنابر، ان کے



حضرت مہدیؐ کا عقیدہ ایک ایسا مونوئے ہے جو ابتداء اسلام سے بحث کا سبب رہا ہے۔ علیغاً اسلام، تفصیل کی دیواروں میں اس طرح گھرے ہوئے ہیں کہ وہ حضرت مہدیؐ کے وجود ہی کا سرے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ان کا کہتا ہے کہ یہ عقیدہ شیعوں کا گڑھا ہوا ہے جس کی اصل درود قرآن میں ہے اور نہ ہی احادیث نبوی میں اس کی کوئی بنا دیتے۔ جو ان تک فرقہ کا سوال ہے تو اس نے المتظر میں کہ ہمارا پرستعدہ مھماں پیش کئے ہیں اور انشاع اللہ اس مقصود میں ہم یہ کوئی کوشش کریں گے کہ احادیث و اقوال نبویؑ سے حضرت مہدیؐ کے وجود و قدس کو ثابت کریں گے اور یہ بھی ثابت کریں گے کہ یہ عقیدہ مزلفت یہ کہ شیعوں کا گڑھا ہوا نہیں ہے بلکہ اصول اسلام کی ایک ایسی اصل ہے جس سے انکار نہ کیں ہے خود رسول ﷺ اور قرآن کے اصحاب و انصار ایک ایسے صحیح کا انتظار کر رہے تھے جو کہ دنیا کو بعد والاتفاق سے بھر دیگا اور قرآن کا وعدہ "لِيُظْلِمَهُ عَلَى الْتَّدِينِ كُلُّهُ" یعنی (تک وہ راسلام) تمام دنیوں پر غالب آجائے۔ پورا ہوگا۔

**صحاح سنت کیوں؟** سنتہ کا والد دیتے ہیں تو علماءہلسنت فوراً جواب میں یہ فرماتے ہیں کہ جناب آپ، صحاح سنت سے حوالے لائیے۔ ہم تو مزلفت کیتے صحاح کو مانتے ہیں۔ یہ جواب بہماں تک صحیح ہے اور بہماں تک غلط، اس کا فیصلہ کرنا اس مصنون ک حدووس سے باہر ہے لیکن بھر جو یہ کہنا یا جائز سمجھو گا کہ کسی سنتی عقایدی اپسے ہیں جن کا نام و نشان صحاح سنت میں نہیں ملتا۔ مثال کے طور پر عقیدہ عشرہ مبشرہ لے لیجئے عشرہ مبشرہ وہ دس لوگ ہیں جن سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ عقیدہ کسی بھی صحیح میں نہیں پایا جاتا ہے۔ لیکن ہمارا یہ اصول ہے کہ ہم محبت

يَسْلَكُوا الْهُرْضَ قِنْطَأً وَعَدْلًا كَمَا مَلَيْتُ طُلْمًا وَجَوْرًا -  
(سنن أبي داود : ح ۳۲۸۲)  
يَسْلَكُوا هَاعِدَلًا كَمَا مَلَيْتُ جَرَرًا . (سنن أبي داود : ح ۲۲۸۳)  
ترجمہ - وہ (ہمدری) دنیا کو عدل والنصاف سے اس طرح بھر دیں گے۔  
جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

ان روایتوں سے پتہ یہ چلا کہ مقصد ظہور حضرت ہمدریؑ دنیا میں عدل والنصاف پھیلانا ہے۔ دوسرا بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس وقت آپ ظہور فرمائیں گے اسی وقت ساری دنیا میں ظلم و جور کی اگلی لگی ہوگی۔ ظالم کی پرشیش ہوگی اور مونین کو حکارت کی نکاہ سے دیکھا جاتا ہوگا۔ اس سارے نظام کو والٹ دینے والا ایک ہی فرد ہو گا جس کا نام رسول خدا کا نام ہو گا اور جس کی کیفیت اخضروں کی کیفیت ہو گی۔ یہ وہ دور ہو گا جب قرآن کا وعدہ "والعاقبة للمتقين" (ترجمہ) اور حقیقت تو صرف صاحبان تقویٰ کے لئے ہے اور "هُوَالّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ سَلَّمَ" پاہنہ دی و دین الحق لیظہ کرہ علی الدین حکمہ و نوکرہ لمشڑ کوون" (ترجمہ) وہ ہی ہے جس نے اپنے رسول کو بیان اور پچھے دن کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے اور سارے تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشکلین براہی کیوں نہ مانیں، پورا ہو گا۔ اور لوگوں کو "تُلْ جَهَاءُ الْحَقِّ وَرَزْ هَقِ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوفًا"۔ (ترجمہ) (کہ دو (اے رسول) کر جن آگ کو باطل نیست و نابود ہو گیا۔ اس میں شک ہنسیں کہ باطل مٹنے والا ہی ہما) کی صلات کا اندازہ ہو گا۔

## مونین کے لئے تاکید کر :

حضرت ہمدریؑ کا انقلاب کوئی معنوی انقلاب نہیں ہو گا۔ یہ ایک ایسا انقلاب ہو گا جس کا مقصد دنیا کے مکمل نظام کو والٹ دینا ہو گا۔ ظاہر ہے کہ ایسے غلط انقلاب کے لئے آپ کو ایسے اصحاب کی مزدورت ہو گی جو پر طرح کی مسیبتوں کو برداشت کرتے کی ہمتر رکھتے ہوں۔ اسی لئے شاید رسول اکرمؐ نے اپنی امت کے افراد سے تاکید کی ہے کہ اگر ہمدریؑ کا زمانہ دیکھنا تو فرماں ان کی مدد و نصرت کے لئے چل پڑنا۔ چاہے تسبیں کتنی بھی مشکلوں کا سامنا کرنا کیوں نہ ہے۔ چنانچہ رسول خدا کا ارشاد ہے: فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَإِيمَنُوهُ وَلَوْجُنُوهُ عَلَى الْشَّجَرِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمُهَدِّدِ (سنن ابن ماجہ، ح ۳۰۸۹)

ترجمہ: پھر جب تم اپنیں دیکھنا توان کے ہاتھوں بیعت کرنا چاہیے۔ تمیں بروت پر لیکھنا بھی کیوں نہ ہے کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ ہمدریؑ ہیں۔

آپ نے غزوہ کیا کس طرح حضرت کی نصرت کی تاکید کی جا رہی ہے اور چاہے کچھ ہو جا سے یہی ان کی نصرت میں کوئی بھی نہ ہونے پاٹے۔ مگر ہا اے اے امت مسلم! جس کو رسول نے اپنایا ہما اس کو رکب لے کے میدان میں بھوکا اور پیاسا شہید کر دیا اور جس کو اپنی امیدوں اور اسراروں کا برابر لانے والا مانا، اس کے وجود کا سب سے ہی انکار کر دیا۔ خدا ہتر جانے کو روزی نیامت یہ امت اپنے پرورگار اور اس کے رسول کو کس طرح منہ دکھائے گی۔

بہرحال ہم نے جتنے موضوعات پر بحث کی یہ ساری روایات اور احادیث صحیح سنت سے لی گئی ہیں اور ان کے روایا انکار کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیوں کہ اکثر سنتی علماء کہہ ہی خیال ہے کہ جس نے بھی صحیح سنت کو رد کیا گیا کہ اس نے

وجود سے اور ان کے ظہور سے انکار ہی کر دیتے ہیں۔

اُج اکثر امت اسلام میں ہمارا اس بات پر مذاق اڑاکی ہے کہ ہم حضرت ہمدریؑ کے وجود کے قائل ہیں تو کوئی تعجب نہیں کیونکہ بہبشن سے مونین کا مذاق اڑایا جاتا رہا ہے (تفصیل کے لئے قرآن سے روایت کریں)

رسول اکرمؐ نے حضرت ہمدریؑ پر بہت زور دیا اور ہمارا تاکید فرمان ہے کہ قیامت کی آمدنا ممکن ہے جب تک حضرت ہمدریؑ کا ظہور نہ ہو جائے چنانچہ اخضرتؐ سے روایت لفظ کی گئی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: لَوْلَمْ يَسْعِي مِنَ الدُّنْيَا لِلَّادِيْمُ وَاحِدٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَالِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجْلًا مِنِيْ

ترجمہ: اگر دنیا کے خانے کو ایک روز باتی رہ جائے، اللہ اس دن کو اتنا طولانی کر دے گا۔ ہمارا تاکہ ہم یہ سے ایک شخص ظاہر ہو گا۔ ..... (سنن الی داود، کتاب المهدی، حدیث ۳۲۸۲)

اس طرح نی متعدد روایتیں کتب صحاح میں پائی جاتی ہیں۔ اکثر اہم میں یہ سوال امتحنا ہے کہ اس حدیث میں حضرت ہمدریؑ کے ظہور کو قیامت سے کیوں شباهت دی گئی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ روز قیامت پر وردگار عالم کے وعدوں میں سے ایک وعدہ ہے اور اسے تاکہ ہمیشہ لورا کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح حضرت ہمدریؑ بھی اللہ کے وعدوں میں سے ایک ہیں۔ اسی لئے ان کو "ہمدری موعود" بھی کہا جاتا ہے۔ جن کی آمد کا ذکر پر وردگار نے اپنی کتاب قرآن مجید میں بھی کیا ہے۔ فانتظروا اینی موعکم من

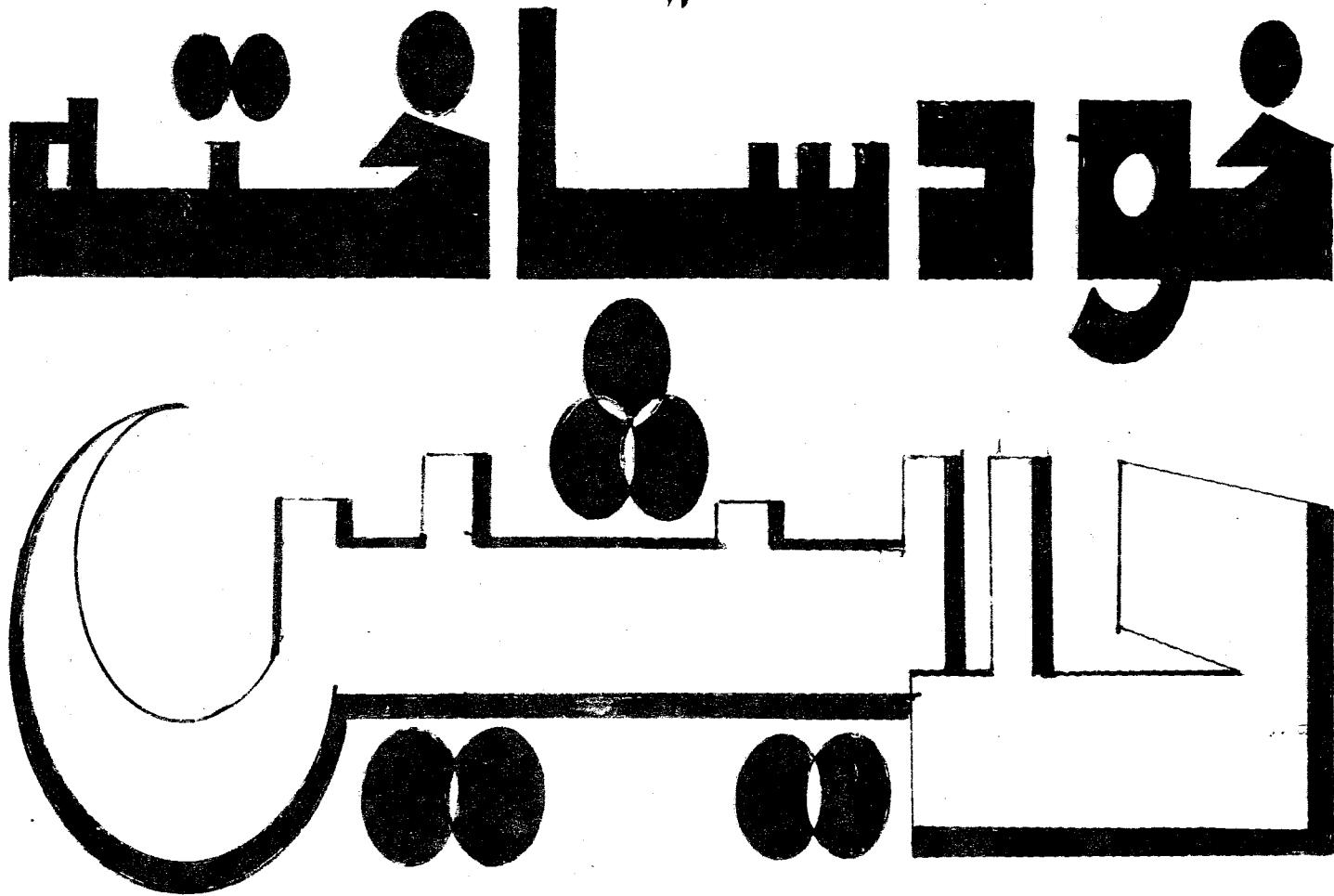
المنتظرون (اعراف : ۷۱)

ترجمہ: (اے رسول کہہ دو) پس تم انتظار کرو میں بھی ہمارے ساتھ انتظار کروں گا۔ اس جس طرح قیامت ایک ناقابل تکذیب سمجھائی ہے۔ اسی طرح ظہور ہمدریؑ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔

دوسرے جواب یہ ہے کہ جس طرح قیامت اصول اسلام میں سے ہے اسی طرح عقیدہ ہمدردیت، بھی اسلام کی ایک اصل ہے۔ یعنی عقیدہ ہمدردیت کا انکار اسلام کے ایک رکن داصل کے انکار کے مانند ہے اور اسلام کے کسی بھی اصل سے انکار کرنا کفر ہے۔ اسی لئے خواجه کلام قندزی خخفی اپنی مشہور کتاب یہ ناسیع المودہ، میں رسول خدا سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: هُنَّ أَنَّكُرُ خُرُوجَ الْمُهَدِّدِ فَقَذَكُرُوا عَلَى مُحَمَّدٍ (تریغ) جس نے جسی طور پر ہمدردی سے انکار کیا گیا کہ اس نے ان ساری جزوں گور کر دیا جو محمد پر نازل ہوئیں؟ اب اس سے زیادہ کسی اور دلیل کی نزدیک ہے یعنی عقلی و نقلی دلیلوں کی بنارسی اور ترجیح تک پاسانی پہنچتے ہیں کہ حضرت ہمدریؑ کے وجود یا ظہور کا انکار کرنے والا صرف کافر ہو سکتا ہے۔ مسلمان ہیں۔

## حضرت ہمدریؑ اور عدل والنصاف :

قرآن نے جب بھی مقصد اپنیا عکا نذکر کیا تو ان میں سے ایک مقصد بھی رہا ہے لِيَقُومُ النَّاسُ بِالْقِسْطِ" (ترجمہ) تاکہ لوگ الصاف سے کام لیں۔ صحاح ستہ میں جب بھی حضرت ہمدریؑ کا تذکرہ کیا گیا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ان کی صفت کا بھی تذکرہ ہوا ہے کہ جب وہ آئیں کے تو دنیا کو عمل والنصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی، مثال کے طور پر:



حد ساختہ حدیثوں کا تذکرہ کیا ہے اور اس پر بحث کہ ہے۔ اس مختصر پیغاموں میں اس طریقے کی بعض حدیثوں کا تذکرہ کریں گے۔ ان کی سند کے بارے میں بحث کریں گے اور حقیقت دلیل کریں گے۔

۱۔ ابن ماجہ قزوینی نے اپنی کتاب "صحیح" میں حضرت رسولؐ کے صحابی انس بن مالک سے یہ روایت نقش کی ہے: "لامہدی الا عیسیٰ بن مریم" عیسیٰ بن مریم کے علاوہ کوئی اور مہدی ٹھی نہیں ہے لیکن اسلام میں جس مہدی ٹھی کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

اہل سنت کے تمام علماء نے اس حدیث کے مفہوم (جناب عیسیٰ ہی حضرت مہدی ہیں) کو قبول نہیں کیا ہے کیونکہ یہ حدیث بنی کرم صلی اللہ علیہ والیک دوسرا متوال ز حديث ہے۔ خلاف ہے جن حدیثوں میں اخضارت نے حضرت مہدی ٹھی کو اپنی اولاد، حضرت فاطمہ علیہ السلام کی نسل سے قرار دیا ہے۔ اہل سنت کے مشہور مفسروں امام قرقطبی (ذفات ۴۱، ۴۲)، نے اپنی کتاب "التذكرة فی امور الآخرة" میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے۔ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ حضرت رسولؐ کی صحیح السنہ روایتیں میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ حضرت مہدی خدا اخضارت کے خاندان اور حضرت فاطمہ زبیراء السلام اللہ علیہما کی نسل سے ہوں گے۔ یہ روایتیں اس روایت سے زیادہ صحیح اور معتبر ہیں۔ اس بنی اسرائیل فصل صحیح السنہ کی روایتوں کی بینا پر ہو گا کہ اس ضعیف روایت پر۔ اسی طرح کے اعتراضات اہل سنت کے دوسرے علماء نے بھی کہے ہیں۔ جیسے این القیم نے اپنی کتاب "المنار المیت فی الہدیث الصحیح والضعیف" (فصل ۵۷) میں اور یہی کے مطابق اس حدیث کے روادی یا مجموع میں یا ناقابل اعتبار۔ اس کے علاوہ خود سنہ عیسیٰ متصل نہیں ہے۔

یہ ایک سالم حقیقت ہے، دین اسلام کا پتہ مس ابول کا آخری زمانے میں حضرت رسولؐ کے پاک خاندان اور حضرت زبیراء السلام اللہ علیہما کی پالیزہ نسل سے ایک اعلیٰ منزلت شخص ظاہر ہو گا۔ دین کو زندہ کرے گا، عدل والذمادات کی تحریمت فاتح ہو گا اس حقیقت کو تمام اسلامی فرقے متفقہ طور سے "قائم مہدی" کے نام سے جانتے ہیں۔ علماء اور محدثین اہل سنت کی معترض کیا ہیں اس تقدیس تذکرہ سے خالی ہیں ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا بالفضل فرزند قرار دیا ہے۔ یوں تھے۔ کافر زند قرار دیا ہے لیکن نے ان کو "حسنی" اور عین نے "سبان" قرار دیا ہے اور کچھ لوگوں نے ان کو "عیاسی" بھی بتایا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ ۵۵ ہجری میں پیدا ہو چکے ہیں اور بعض کے تزدیک آخری زمانے میں پیدا ہوں گے۔ بعض نے ان کا ظہور مکمل کمر سے قرار دیا ہے۔ بعض نے خراسان سے بتایا ہے اور کچھ لوگوں نے "مغرب ابعد" ذکر کیا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات بھی خاص لوبھکے قابل ہے کہ بعض لوگوں نے حضرت مہدی کو حجاب عیسیٰ پر منتظر کیا ہے اور کہلے بے عصی ہی مہدی ہیں۔

اس طرح کی مختلف اور متناقض باتوں کا سچھر وہ مختلف اور متعارض روایتیں میں جوان کی کتابوں میں موجود ہیں۔ افسوسناک بات ہے کہ یہ متعارض اور خود خاتمه روایتیں رقت رفتہ اہل سنت کی کتابوں میں درج ہو گئیں۔ تاریخی انتشار سے یہ بات بالکل سلف اور ردِ شیخ ہے کہ اس طرح کی ردِ لیتیں ان لوگوں کی ایجاد ہیں جو اپنے کو تاریخیں "ہمدی" یا کفر طاہر کرتے رہے ہیں اور اس طرح کی ردِ لیتیں کے ذریعہ خمام کو اپنی طرف متوجہ کرتے رہے ہیں۔ اہل سنت کے بعض اہم علماء اور محدثین جیسے این جوزی نے "الموضوعات" میں، ذہبی نے "ہزار الانفال" میں، این عراق نے "نزیر الشریف" میں، اور المباني نے "الاباری الصنیف" الموصفہ میں اس طریقے کے

میں رسول خدا کے دین میں تحریف کر دی۔ قاضی لقمان بن محمد نے ایک قصیدہ میں بنا عباس کے اس طرف کے اقدامات کے بارے میں میمع اشارہ کیا ہے۔

منهم محمد بن عبد اللہ  
دادی التعدی الزمرة الابخاس  
وھذه من الدواهی عندي  
لکان کل احمد رسول  
والجمل قد اصحابهم واعلمی

اذمتلوا الجوهري الشياه  
ابن على من بنى العباس  
اذواقن الاسم سمی مهدی  
لوكان هذا مثل ما يقول  
هي مطاسلين الاسم كالمستوى

جس زمانے میں جواہرات کی مثال مشاہبہ چیزوں سے دی گئی۔ ولیسے ہی محمد بن عبد اللہ کو مهدی قرار دیا۔ یہ محمد بن عبد اللہ بن علی عباسی ولی حدوڑ کی خلافت کرنے والا بیرونیت ہے اگر صرف نام کی مشاہبہ کافی ہوتی تو ہر احمد نامی شخص رسول ہوتا۔ افسوس ہر نام مسمی کی طرح کہاں ہوتا ہے۔ جہالت نے ان لوگوں کو انہما اور لوگوں کا گرد رکھا ہے۔

عوام کو فریب دیتے کی ہی ایک مثال ہے اس کے علاوہ اور بعض مثالیں جو اس مضمون میں پہنچ کی جائیں گے۔

۳۔ ترمذی نے اپنی صحیح میں "زادہ" سے اس نے "عاصم" سے اس نے "زر" سے اسی عبد اللہ بن مسعود کا ہنون نے حضرت رسول خدا سے یہ روایت نقل کی ہے۔ اگر دنیا کی عربی حروف ایک دن باقی رہ جائے گا۔ خداوند عالم اس دن کو اتنا طولانی کرے گا کہ میری نسل سے ایک فرد ظاہر ہو گا جس کا نام یہ امام ہو گا جس کے والد کا نام ہو گا جو دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہو گی۔ اس روایت کا مفہوم شیعہ اور سنی کے درمیان متواتر ہے۔ یہ روایت مختلف طریقوں سے نقل ہوئی ہے۔

جس چیزترنے ترمذی کی اس روایت کو مشکوک بنادیا ہے وہ یعنی الفاظیں جو اس حدیث میں ترمذی نے نقل کئے ہیں جو حدیث کی دوسری معتبر کتابوں میں نہیں ہیں۔ دوسری کتابوں میں اس متواتر حدیث میں "اسم ابی اسم ابی" کا لفظ نہیں بے بلکہ صرف "اسم اسی" ہے۔ مذکورہ اتفاق نہیں ہے۔

یرشک اور شبہہ اس وقت اور بھی قوی ہو جائیا ہے جب اس میں "زادہ" نامی راوی نظر آتا ہے۔ جس کو اہل سنت کے علمائے رجال غیر قابل اعتماد اور الفاظ روایت میں اتفاق کرتے والا قرار دیا ہے کونکر وہ سلسلہ جس میں صرف "زادہ" نہیں ہے اور یقیناً راوی عاصم، زر، عبد اللہ بن مسعود موجود ہیں۔ دیگر "اسم ابی اسی" کا اضافہ نظر نہیں اٹا ہے بلکہ صرف "اسم اسی" پر اکتفا ہے۔

پیریات لوط خاص نو تم کے قابل ہے کہ ہی ترمذی جس کی کتاب سن صحاح ستہ میں شامل کی جاتی ہے۔ اہنوں نے اسی روایت کو ایک جگہ اور ذکر کیا ہے، اور اس ابی اسم ابی "کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اس کے علاوہ طبقات مجشین میں احمد بن کوائب ماجہ پر تقدم حاصل ہے۔ اہنوں نے اپنی "سنہ" میں اس حدیث کو جاری گکہ مقل کیا ہے لیکن کسی ایک میں بھی اس ابی اسم ابی "کا ذکر نہیں کیا ہے۔

(جلد ۱/ ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸)

پانچوں صدی کے اہل سنت کے شہور و معرفت حدیث حافظ البر نعیم اصفہانی نے اپنی کتاب منابع الہدی میں معتبر استاد سے حضرت مهدی ع

بلکہ درمیان سے غائب ہے اور یہ حدیث "محمد بن خالد جنیدی کی تہار واپسی میں ہے" زمیں نے "میران الاغفار" سال ۵۵ میں محمد بن خالد کو مجبول اور اس کی حدیث کو ناقابل قول قرار دیا ہے۔ اہل سنت کے معتبر عالم ابو الحسن آبُری نے بھی اسی طرح کی بات اپنی کتاب "مناقف الشافعی" میں بیان کی ہے۔

ہر جا را دیلوں کا ضعیف اور غیر معین ہونا۔ مفہوم حدیث کا صحیح تہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ حدیث جعلی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اہل سنت کے بعض علماء جسے ابن کثیر اور فرازی نے اس حدیث کو صحیح فزار دینے کی فہریں اس کی تاذیل اور لزیجید ہے کہ یونہنکہ یہ حدیث اس کتاب میں درج ہے جس کے بارے میں لوگوں کا عقیدہ یہ کہ اس کی تمام حدیثیں صحیح ہیں۔ اس نیا پر اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ مہدی سے کوئی خاص فرد مراد نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لغوی معنی مراد ہیں۔ یعنی ہدایت یا ائمۃ شخص۔ حدیث کے معنی یہ ہیں۔ جناب علیسی ہی سب سے زیادہ ہدایت یا ائمۃ انسان ہیں۔ یعنی گرچہ خود صحیح نہیں ہے۔ اس حدیث کے معنی میں جوابات بیان کی گئی ہیں۔ آخری زمانے کے حالات اور فتنے و فساد کا تذکرہ ہے وہ اس توجیہ کے بالکل خلاف ہے۔

۲۔ ابن عساکر نے خلیفہ سوم عثمان بن عفان سے انہوں نے حضرت رسول اکرم سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ "المہدی من ولد العباس عیمی" مہدی میرے چھا عیاں کی اولاد سے ہے۔ یعنی حضرت مہدی "بنی عباس" سے ہوں گے۔ اس ضمن میں حافظ محب الدین طبری نے ذخیرۃ العقیب۔ ص ۲۰۶ پر حافظ سہی سے جناب ابن عباس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت نقل کی ہے۔ اخْحَضَتْ نَبِيَّ عَبَّاسَ كَمَا خَاطَبَ كَرِيْمًا مِنْ الْمَهْدَى فِي أَخْرِ الزَّمَانِ يَهْيَى بَنُتَشِيرِ الْهَدَى وَتَطْفَأُونَيْرَانَ الْفَلَاحَاتِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَ فَتَحَ بِنَاهِذَ الْأَمْرِ وَبِذَرِيْتِكَ يَخْتَمُمِ" مہدی تھا اس کا اختتام ہو گا۔ حب الدین طبری نے پھر اس کا آغاز کیا ہے اور تمہاری اولاد پر اس کا اختتام ہو گا۔ حب الدین طبری نے پھر اس صفحہ پر اسی طرح کی دو اور حدیثیں ابو یزید اور ابو عبد الصمد کے والد سے نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ ابو الفرج اصفہانی نے الاغانی ر ۱۲۸ میں بنی عباس کے درباری عالم تطیع بن عباس سے اس طرح کی ایک روایت رسول نڈا سے مزدعاً نقل کی ہے۔

یہ تمام روایتیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت مہدیؑ جناب عباس کی نسل سے ہوں گے۔ یعنی بنی عباس سے ہوں گے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس سلسلے میں حضرت رسول اکرمؐ کی روایتوں سے تھوڑا بہت واقعہ ہو تو اس کے لئے یہ بات بالکل صاف اور واضح ہے کہ یہ حدیث بھی پہلی حدیث کی طرح جعلی ہے اور یہ چند روایتیں ان متواتر روایتوں کے خلاف ہیں جن میں اخْحَضَتْ نے ارشاد فرمایا ہے "المہدی من عترتی من ولد فاطمہ" میری نسل سے ہے فاطمہ کی اولاد میں ہے۔ اس بنا پر دراقطنی جسے اہل سنت کے اہم علمائے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے "هذا حدیث غریب تفردیہ محمد بن الوبید مولی بنی هاشم" یعنی غریب و غریب روایت ہے جس کی صرف بنی ہاشم کے غلام محمد بن الرید نے نقل کیا ہے۔

تاریخی حیثیت سے یہ بات بالکل روشن ہے کہ اس طرح کی روایتیں بنی عباس کی تحریک کی ابتداء میں تباہی گئی ہیں تاکہ ان حدیثوں کے ذریعہ عوام کو اپنی طرف متوجہ کیا جاسکے اور ان کی ہمدردیاں حاصل کی جاسکیں۔ اسی بنا پر بنی عباس نے محمد بن عبد اللہ بن علی کو "مہدیؑ" لقب دیا۔ دنیا نے فان کی چند روزہ حکومت کی لائی

۔۔۔

۱۔ اسی روایت کو عقد الدور کے مصنف نے اسی سنن ابی داؤد سے اسی سلسلہ سندر کے ساتھ نقل کیا ہے لیکن اس میں "نظرالابن الحسن" کے بجائے "نظرالابن الحسن" ہے۔ رسول خدا آمام حسن نہیں بلکہ امام حسین کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ یوسکتا ہے کاتب نے "حسین" کو "حسن" کر دیا ہو جن لوگوں کو اس طرح کا تجویز ہے ان کے نزدیک یہ بعید نہیں ہے۔

۲۔ متعدد اور متواتر روایتوں میں حضرت امام ہبیر علیہ السلام کو امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے بتایا گیا ہے اور علم حربت کے قاعدہ کے طبق اگر تنہ روایت متعدد اور متواتر روایتوں سے معارض ہو تو اس ایسی روایت پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ ابن حجر نے "الصراحت المحرقة" ص ۱۶۵ بر حضرت علی علیہ السلام سے یہ روایت نقل کی ہے۔ "لاتذهب الدنيا حتى يقوم على امتي ويجل من ولدي الحسين" یعنی "لا تذهب الدنيا حتى تصل لامامت ظلماً"۔ دنیا اس وقت تک ختم ہو گی جب تک میرے بیٹے حسین کی نسل سے ایک شخص ظاہر ہو تو میں کو اس طرح عمل سے بھروسے گا، جس طرح وہ ظلم سے بھری ہو گی۔ سب طابن جوزی نے "ذخائر العقبي" ص ۱۳۶ اپنے دنیا حذیث کے ذریعہ حضرت رسول خدا کی یہ روایت نقل کی ہے۔ اگر دنیا کی عمر میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا خداوند عالم اس دن کو اتنا طلاقان کرے گا کہ میرے فرزندوں میں سے ایک فرزند ظاہر ہو گا جو مرزا ہمایم ہو گا۔ جناب سلطان نے دریافت کیا اپ کے کس فرزند کی نسل سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ الہ نے فرمایا میرے اس فرزند کی نسل سے اور پناہ دست بارک امام حسین علیہ السلام پر رکھا۔

۳۔ ان بالوں کے علاوہ اگر ابواؤد کی روایت تسلیمی بھی کریں جا سے تب بھی بات ہمارے خلاف نہیں ہے کیونکہ حضرت امام باقر علیہ السلام کے ذمہ سے میں اور امام حسین علیہ السلام کے پورتے ہیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام کی والدہ مادرہ جناب فاطمہ بنت الحسن تھیں۔ اس بنا پر حضرت امام ہبیر علیہ السلام امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتوں نسل میں ہیں۔ اس طرح حضرت امام ہبیر علیہ السلام امام حسین کے بھی فرزند ہیں اور امام حسین کے بھی۔ ہماری کی روایت میں ہے کہ حضرت نے اپنی بیٹی جناب فاطمہ علیہما السلام کے لئے فرمایا۔۔۔۔۔ اس امت کے درست بھارتی ہمارے دو بیٹے حسن اور حسین ہم سے ہیں دو لذیں جرانان جنت کے سردار ہیں خدا کی قسم ان کے والدین ان سے برتر ہیں۔ اے فاطمہ خدا کی قسم اس امت کے ہبیری ان دلزوں کی نسل سے ہیں۔ (فرائد السطین باب ۱۲)

البيان باب ۱۔ عقد الدور باب ۷، ۹ - ذخائر العقبي ص ۱۳۶ اعراف الوردي ص ۴۴ - ارجح المطالب ص ۳۸۲، الاربعين ابن حميم مدت ۶۴)

۴۔ ان بالوں کو پیش نظر کھٹتے ہوئے کہ یہ روایت صرف ہماری روایت ہے۔ جو دوسری متواتر اور معبر روایتوں کے خلاف ہے۔ کتابت میں غلطی کا امکان ہے۔ یہ بات ہاٹکل واضح ہو جاتی ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں ہے اور خاص کر اس صورت میں کرتا رکھی شواہد بھی اس کے بخلافات ہیں۔

کیونکہ جن لوگوں کی طرف ہبیری ہونے کی نسبت دی گئی ہے ان میں امام حسین علیہ السلام کے پوتے محمد بن عبد اللہ المعرفت پر نفس ذکری ہیں۔ بنی عباس کی تحریک افتخار کے سربراہوں نے عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے اور بنی امیہ سے اقتدار حاصل کرنے کی غرض سے محمد بن عبد اللہ کو ہبیری مشہور کیا تاکہ لوگوں کے دلوں میں جو اس نام اور عقیدہ سے عقیدت ہے اس سے پہنچنے میں خوب استفادہ کیا جاسکے۔ اس مقصد کے تحت ان لوگوں نے سب سے پہلے روایت کو اسماءؑ سے لے گئے بڑھایا اور اس میں "اسم ابید اسم ایں" کہا اتنے کر دیا۔ (جدید اکھر مسنون کی تیسرا حربت میں گزر چکا)

علیہ السلام کے بائیے میں حدیثیں درج کی ہیں۔ اس حربت کو ۲۳ مختلف طبقوں سے نقل کیا ہے۔ زادہ کے علاوہ گامض بن ابی الجود سے انہوں نے نہ مدد سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے حضرت رسول اکرم ﷺ سے یہ حربت نقل کی ہے۔ کیسی ایسی روایت میں بھی اسم ابید اسم ابی کا لفظ موجود نہیں ہے۔ اس لفظ کو صرف "زادہ" نے نقل کیا ہے۔ (البيان فی اخبار صاحب الزمان افشاء باب اول ص ۹۶-۹۷) اس بنابری ایسا کوئی مشتبہ بائی نہیں رہ جاتا ہے کہ زادہ نے اپنے نام کی تائیدت گی تا محدث حربت میں اس لفظ کا اضافہ کر دیا ہو۔ لیکن ہماری امور کو ابوداؤد نے مختلف سلسلے میں کو نظر انداز کر کے ہوئے اس غیر معتبر سلسلہ کو منتخب کیا ہے اہل سنت کے دیگر متعصب علماء بھی اسی جملی حربت سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اگرچہ واحب عقد الدور نے اسی حربت کو اسی کتاب رسمن ابی داؤد سے اور ایسا سلسلہ سند سے نقل کیا ہے لیکن اس ابید اسم ابی کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ اس بنابریہ امکان ہے کہ رسمن ابی داؤد کے نفع میں تخفیف کی گئی ہو (خاص کر ساتوں صدی ہجری کے بعد) یا تصحیح کرنے والا وہ نے اپنی طرف سے اضافہ کر دیا ہو۔ اس کے علاوہ اہل سنت کے غوثیم محمد بن ابریجیت شناسی جسے حافظ بھی شانگی نے (البيان فی اخبار صاحب الزمان) میں خواری محمد بیار حاشیۃ (وقات ۸۶۲) نے "فصل الخطاب" کے حاشیہ پر۔ اور ابن طلحہ شافعی نے "غایۃ السنوی" میں ۔۔۔۔۔ زادہ کی اس حربت پر اعتراض کیا ہے۔ اس کو ضعیف، غیر معتبر، تقابل اعتماد اور متواتر صدیش کے خلاف قرار دیا ہے۔

زادہ کی اس حربت کے جملی ہونے کی گاہ ده معتراد متواری و ایسیں میں جن میں حضرت امام ہبیر علیہ السلام کے فالد بزرگوار کا اسم گراہی "حسن" ذکر کیا گیا ہے۔ نجزہ کے موپرورت ایک روایت یہاں ذکر کرئے ہیں۔

اہل سنت کے بزرگ عالم ابوسعیم اصفہانی بزرگ مفسر این خلاب کے ذریعہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی یہ روایت نقل کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔۔۔۔۔ "الحسن الصالح من ولد الحسن بن علی العسكري همه صلاب لامان رہوں السیدی" صاحب الزمان ہبیری سن عسکری کے ولد صالح ہے۔ اس طرح کی روایت "فراء السطین" (باب ۳، ۵۳) میں بھی وہی وہی جا سکتی ہے۔ قارئین اس کی طرف بوجمع کر سکتے ہیں۔

۵۔ اہل سنت کے بزرگ مدثر ابواؤد جن کی کتاب سن صحاح سنت میں شامل ہے۔ ابو اسحاق کے ذریعہ حضرت علی علیہ السلام سے حضرت رسول اللہ کی یہ حربت نقل کرتے ہیں: رسول فدا نے اپنے فرزند امام حسین کو دیکھ کر فرمایا: ان انتی ہذا سید۔۔۔۔۔ وسیخ خرج من صلیبه ریجل سیمی یا اسم فیضی حکم" یہ میریاں اس زمان ہے۔۔۔۔۔ اس کی نسل سے ایک فرزند ظاہر ہو گا جو تمہارے بھنی کا ہتھام سوگا۔

اہل سنت کے بہت سے علمائے جسے دیباں فرقہ نظری ریسر اونٹریو بخا بن قیم جوزیہ المان رالحنیف" میں اور سعیدی (دونات ۱۹) اور این کنز القتن واللائم میں، اور این حجر صناعن میں۔ اس روایت سے استفادہ کر کے ہوئے حضرت امام ہبیری علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی نسل سے فرار دیا ہے۔ اس طرح ان روایتوں کا انکار کیا ہے جن میں حضرت امام ہبیری علیہ السلام کو امام حسین علیہ السلام کی نسل میں بتایا گیا ہے اور اس کی عصمت تکہی، یہ بیان کیا ہے۔ امام حسین علیہ السلام نے اس نے ضلع کری تھی کہ ان کی نسل کا ایک فرداں کا بدلہ ہے۔ کما۔

لیکن یہ روایت کو بھی گذشتہ روایتوں کی طرح جعلی ہے یا تغیرت مذہ

# امام

# وَهَا يَدُونَ حَتَّىٰ نَطَ

# بِي

- ۲۔ ابن تیمیہ (وفات ۷۲۸) ساتویں آٹھویں صدی ہجری کے صنبلی عالم میں اور وہابیوں کے فکری رہنماییں۔ اپنی مشہور کتاب (جو شیعوں کے خلاف لکھکر ہے) «منہاج السنة» میں حضرت امام مہدی علیہ السلام ہی کے متعلق حدیثوں کو صحیح قرار دیا ہے اور ان کی صحت کا فتویٰ دیا ہے۔ وہ اس طرح لکھتے ہیں۔ اُنے الحادیثَ الْتَّی بِهَا عَلَىٰ خُرُوجِ الْمُهْدِیِّ احَادِیثُ الْعَالَمِیَّةِ رَوَاهَا الْبُودُودُ وَالْمُرْمَذِیُّ وَالْأَحْمَدُ وَغَیرُهُمْ۔ لِغَوْلِهِ۝ فِي الْحَدِیثِ السَّدِیِّ رَوَاهَا ابْنُ مُسْعُودٍ! "لَوْكَمْ يَبْقَى مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ لَّتَطُولَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمُ حَتَّىٰ يَخْرُجَ فِيهِ رَجُلٌ" بَنَیٰ اوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ (جلد مرص ۲۱۱) وہ احادیث جن سے حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور پر استدلال کیا جاتا ہے وہ صحیح حدیثیں ہیں جن کو البداؤر ترمذی، احمد صنبلی اور دوسرے حدیثیں نے نقل کیا ہے جسے حضرت رسول اکرمؐ کی یہ حدیث جن کو ابن مسعود نے نقل کیا ہے۔ اگر دنیا کی عمر میں صرف ایک دن باقی رہ جائے گا خداوند عالم اس دن کو اتنا طولانی کرے گا یہاں تک مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ایک فرض ظاہر ہو گا۔ ۳۔ شمس الدین محمد بن ابی بکر المعروف بابن قیم جوزی (وفات ۷۵۷) فقہ صنبلی کے معتبر عالم۔ این تیمیہ کے پیروکار نظر ہے وہاںیت کے زر و سمت مبلغ۔ آپ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق ایک متعلق کتاب تحریر کی ہے اور اس کتاب کے عنوان کو حضرت امام مہدی کے بارگ لقب "المہدی" سے زینت بخشی ہے۔ اسی ایک درجی کتاب "المنار المیت فی القیم والضعیف" کی جو دراصل معتقد ہیں۔

قرآن اور روایتی دلیلوں کے نقل کرنے کے بعد کسی بھی مسلمان سنتی، شیعہ، وہابی یا غیرہ باقی کے لئے کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہ جاتا کہ حضرت امام مہدیؑ کا عقیدہ خالص اسلامی عقیدہ نہیں ہے۔ تیکن چونکہ وہابی فرقہ اسلامی مذاہم کے سلسلے میں خائن کج فکری کاشکار ہے اور اسی کج فکری کی بنا پر ابتداء سے آج تک علماء کے اسلامی کے تیرلامست کا نشانہ رہا ہے۔ اس مختصر سے ضمنوں میں ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق سے وہابیوں کا کیا نظر ہے۔ ۶۔ کیا یہ لوگ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے معتقد ہیں یا بقیہ مقاہیم، شفاقت، زیارت، وسیلہ... پیغمبر اکرمؐ اور اہل بیت علیہ السلام کے لئے خدا کی خصوصیات... کی طرح عقیدہ امام مہدی کا انکار کر رہے ہیں۔ ۷۔ یا وہابی علماء اور داشروں کی تفریقات کی بنا پر ایک وہابی کے لئے دوسرے مسلمانوں کی طرح حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ رکھنا واجب اور ضروری ہے یا نہیں۔ ۸۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ذیل میں جو ثبوت پیش کئے جا رہے ہیں ان کو مدنظر لکھتے ہوئے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اس مسئلہ وہابی علماء دیگر مسلم علماء اور داشروں کی طرح حقیقت مہدویت کے معتقد اور مترفت ہیں اور اس عقیدہ کو عقائد اسلامی کی تکمیل قرار دیتے ہیں۔

۱۔ فرقہ وہابیت اہل سنت کی ایک شاخ ہے اور بقیہ مسلمانوں کی طرح قرآن اور حدیث کی کا قالیل ہے ان احادیث کو قبل کرتا ہے جو صحیح سنت اور احادیث کی دیگر معتبر کتابوں میں مذکور ہیں۔ چونکہ امام مہدی علیہ السلام کے متعلق سے جو حدیثیں حضرت پیغمبر اکرمؐ سے نقل ہوئی ہیں وہ متواتر ہیں اور کتب احادیث میں موجود ہیں۔ اس بنا پر یہ حضرات عقیدہ حضرت امام مہدی علیہ السلام معتقد ہیں۔

کی بیں۔ ۳۸۔ ایسے بزرگ علماء اور حضرتین جن میں چار صحابہ سنت کے مولفین کا تذکرہ کیا ہے جنہوں نے اپنی کتابوں میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق حدیثوں کو ذکر کیا ہے اور اہل سنت کے۔ ایسے علماء کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس موضوع پر مستقل کتابیں تحریر کی ہیں۔ اور آخریں انھا ہے۔۔۔ مہدیؑ کے متعلق حدیثیں زیادہ ہیں علماء نے اس کے متعلق کتابیں تحریر کی ہیں کچھ لوگوں نے متواتر قرار دیا ہے۔ اہل سنت اور دوسروں نے اس عقیدہ کو واجب اور ضروری قرار دیا ہے۔ یہ تمام باتیں اُس حقیقت کو واضح کر رہی ہیں جو اخترے زمانے میں ظاہر ہو گئی۔ جو لوگ اس عقیدہ کو تسلیم نہیں کرتے یا اس کا انکار کرتے ہیں وہ یا جاہل ہیں یا ظالم ہیں۔ یا ان باتوں پر تحقیق نہیں کرتے (ص ۲۲۷) شیخ عبادتیہ کتاب کویت کے ہم عصر عالم شیخ عبداللہ بن زید آل محمد کے جواب میں تحریر کی ہے۔ جس نے عقیدہ پر اعتراض کیا تھا۔ یہ کتاب دراصل ان مضامین پر مشتمل ہے جو ۱۹۴۸ء میں مدینہ منورہ سے نشر ہوتے والے اپنائے "المجتمع الاسلامیہ" میں الرد علی من کذب بالاعداۃ شیعہ الصمیمہ فی المهدیؑ" کے عنوان سے لکھے تھے۔ ان مضامین میں پہلے کوئی دالشیر کے اعتراضات کو لفظی لفظی لفظی لفظی کیا ہے۔ اس پر تنقید کی ہے اور اس کا جواب دیا ہے۔

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز۔ مدینہ منورہ کی ویابی یونیورسٹی کے بزرگ استاد نے عبد المحسن عباد کی کتاب "عقیدہ اہل السنۃ والاثر" پر حجۃ مقدمہ تحریر کیا ہے۔ اس میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق حدیثوں کو صحیح اور متواتر قرار دیا ہے۔

۸۔ عالمی ادارہ۔ "الرابطہ العالمیہ الاسلامیہ" جس کا مرکز مکمل کمرہ ہے ۱۳۹۴ھ میں کینیا دافریقہ کے ایک باشندے نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق سوال دریافت کیا تھا۔ اس کے جواب میں اس عقیدہ کی حقایق کو تسلیم کیا ہے۔ ابن تیمیہ اور ابن قیم۔ رہبران وہابیت کے اقوال سے کرتے ہوئے اس کو صحیح قرار دیا ہے اس ادارے کے فقہاء اسلامی کے مدرسی شیعہ محترفین کتابی نے مفصل جواب دیا ہے۔ اور حضرت امام مہدیؑ کے ظہور اور اعتماد کو صحیح اور اسلامی قرار دیا ہے اور امام مہدی علیہ السلام کو یادہ خلفاء میں آخری خلیفہ قرار دیا ہے۔ جن کی اطاعت کا سیغیر اکرمؓ نے ہمکر دیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں مذکورہ حدیثوں کو صحیح اور متواتر قرار دیا ہے۔ جن کی اطاعت کا سیغیر اکرمؓ نے ہمکر دیا ہے اور اس سلسلہ میں مذکورہ حدیثوں کو صحیح اور متواتر قرار دیا ہے۔ جواب کے اختتام میں تحریر کیا ہے۔ "الاعتقاد بمخروج المهدی واجب وانہ من عقائد اهل السنۃ والجماعۃ و لاینکوہ الاجاہل بالسنۃ او مبتدع فی العقیدہ" امام مہدی کے ظہور کا عقیدہ رکھنا واجب ہے اور یہ اہل سنت والجماعت کے عقائد میں ہے۔ اس سے وہی انکار کر سکتا ہے کہ جو کجا بدعقی برجگا۔

ان باتوں کو یہی نظر رکھتے ہوئے کوئی مسلمان، سنتی، شیعی۔۔۔ اس عقیدہ کی حقایق کے بارے میں شک کر سکتا ہے جو کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی مسلمان ہونے کا دعویٰ کر سے اور اس عقیدہ کا معتقد نہ ہو۔ خداوند عالم حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر نور کو جلد از جلد قرار دے۔

ابن جوزی کی کتاب "الموضوعات" کا محتوا ہے۔ بچا سریں فصل شمارہ ۳۲۶ سے ۳۳۲ تک حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق احادیث ذکر کی ہے۔ جعلی اور صحیح حدیثوں کے بارے میں بحث کی ہے۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام سے متعلق حدیثوں کو صحیح اور اسلامی قرار دیا ہے۔

اہنوں نے اسی کتاب میں عبد الحمیں ابو روی کی کتاب "مناقب الشافعی" سے نقل کر کے ہوئے لکھا ہے۔ "وقد تواترت الا جنادر واستفاضت عن رسول الله ﷺ بذکر المهدی وانهم من اهليسيۃ" حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق جو حدیثیں رسول اکرمؓ سے نقل ہوئی ہیں وہ متواتر ہیں اور یہت زیادہ ہیں کہ حضرت سیغیر اکرمؓ کے اہل بیت سے ہیں۔ (ص ۲۸۷)

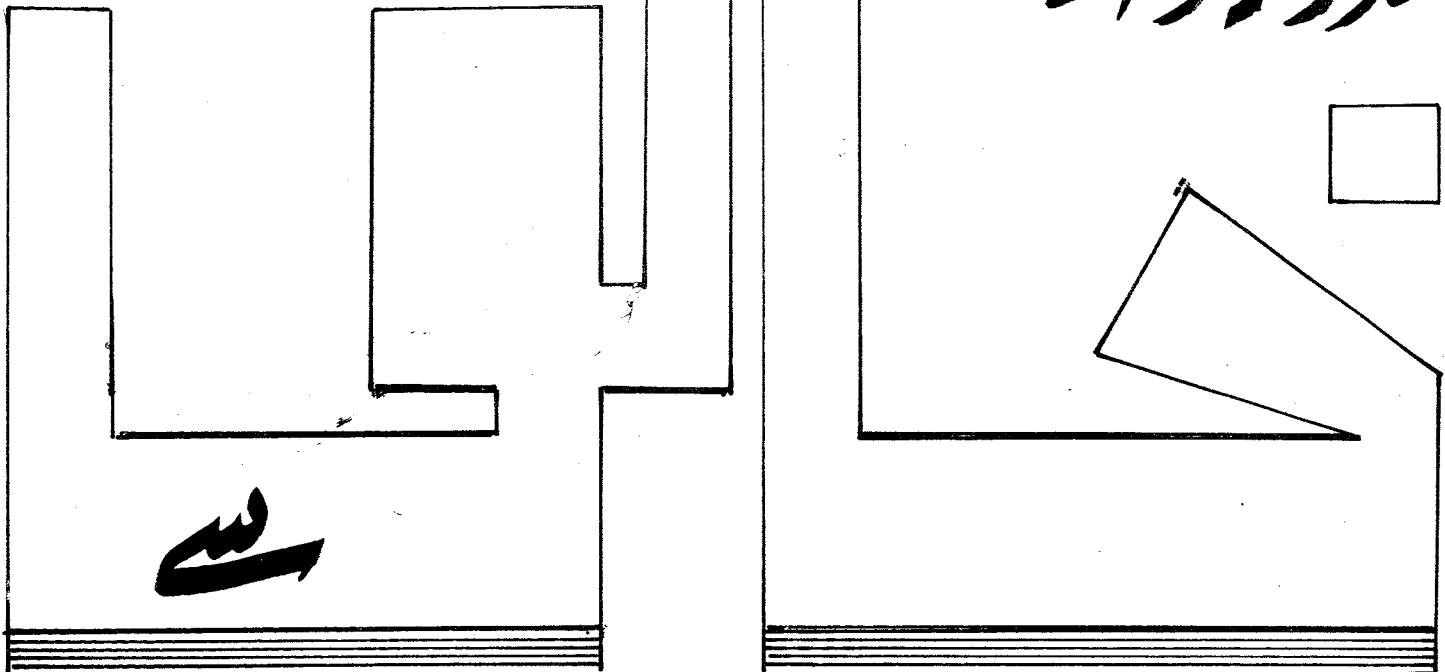
اس کے علاوہ عاظظ علیہ النظم المنذری الشافعی روفات ۴۵۴) کی کتاب "محقرستن ابن داؤد" پر تحریک شیعہ لکھا ہے۔ اس میں اسی کتاب کی صحیح جملہ میں کتاب المهدی سے منقول روایتوں کو صحیح قرار دیا ہے اور مشکل الفاظ کو جانتی کی ہے۔

۳۔ شیخ عبدالعزیز بن علی شرکافی (وقالت ۱۲۵) ہمیں زیدی تھے الجدی میں میں نبڑست وہابی مبلغ ہو گئے۔ اس قدر عقیدہ امام مہدی علیہ السلام کے متعلق اور معرفت تھے کہ اس مذکورہ پر مستقل ایک کتاب تکمیلی اور اس کا نام "التوضیح" نتو اس تو ماجاء فی المهدی والدجال والمسیح" رکھا۔ یہ کتاب اکثر علماء کا آخذہ ہے۔ اس کتاب میں یہ عبارت لجیسے قابل ہے۔ "ان العادات الوارده في المهدی المتضرر متواتره وهذا ابکفتی لمن كان عنده ذرة من ایمان وقليل من العادات" وہ حدیث حضرت مہدی متظر کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ متواتر ہوئی اور اس کے لئے ہم بتے ہے جس کے پاس ذرہ برابر ہے اور تھوڑا اضافہ ہے۔ اس کے علاوہ اہنوں نے جناب علیسی اور دجال سے متعلق حدیثوں کو بھی متواتر قرار دیا ہے۔ دجال اور جناب علیسی کا تعلق علی حضرت مہدی علیہ السلام سے ہے۔ دجال ظہور سے ہمیں آئے گا، اور جناب علیسی علیہ السلام ظہور کے بعد شریف اللہ علیہ السلام کے اور حضرت امام مہدی علیہ السلام سے پہچھنے کا زاد اکرمؓ گے۔

۵۔ شیخ حمود بن عبد العزیز المانع تجد کے بزرگ عالم دین ابتداء میں بعض متصبب اہل سنت سے متاثر ہو کر عقیدہ مہدیوت کا انکار کر دیا تھا اور اس سے متعلق روایتوں کو ضعیف قرار دیا تھا۔ اور اس سلسلے میں "الکواکب الدرب" نامی کتاب تکمیلی تیکن لیکن بعد میں تحقیق کے بعد نظریہ تبدیل ہو گئی اور اس عقیدہ کی حقایق پر "تحقيق النظر بالخبراء الامام المستظر" نامی کتاب تحریر فرمائی اور متعلقہ روایتوں کو صحیح اور اسلامی قرار دیا ہے۔

۶۔ شیخ عبد المحسن بن احمد قیار: مدینہ کی ویابی یونیورسٹی کے معتبر اس تاد نے "عقیدہ اہل السنۃ والاذرفن المهدی المستظر" نامی کتاب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے عقیدہ کی حقایق پر تحریر فرمائی ہے اور اس عقیدہ کو غالباً اسلامی عقیدہ قرار دیا ہے یہ صرف شیعی عقیدہ نہیں ہے۔ اس سے متعلق روایتیں متواتر ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ رکھنا ضروری ہے حضرت مہدی جناب خاطر کی سلسلہ میں اور آنحضرت زمانے میں ظاہر ہوں گے۔ ان تمام باتوں کی وضاحت کی ہے اہنوں نے اپنی اس کتاب میں ۱۲۶ صفحات کا مختار کیا ہے۔ جنہوں نے حضرت رسول اکرمؓ سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی روایتیں نقل

# ذکرہ نہ رائے



# مناجاتِ میں

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ہبھر اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ خاتم سے مناجات میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ دعا و مدد میں اس کے مسلسل تذکرے سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ عقیدہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔ اور ظہور کی دعا کس قدر اہم ہے۔ باسیار و غارثے سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اس کی تبلیغت پر کس قدر لیقن ہے۔ ان نہیں تو کل یہ دعا نزدِ ربیوں ہوگی۔

اگر کوئی تذکرہ نہیں اس بات کی کہ یہ ظہور اپنی زندگی میں ہو جاتا اور اپنی آنکھوں سے اسلام و ایمان کی سریلنگی اور کفر و نفاق کی پیاسانی دیکھ لیتے۔

زیارت عاشورہ اہم اور معبر زیارت ہے۔ یہ زیارت اس قدر اہم ہے کہ بعض جلیل القدر علماء نے اس کو حجت قدر کی سے تعبیر کیا ہے اس زیارت میں اہل بیت علیہ السلام پر سلام اور دادا و داران کے شفاؤں سے بیزاری کا اعلان ہے اس اہم زیارت میں دو بडگہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا تذکرہ ہے کہ یہ زیارت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے

دعا، جہاں عبد و ہبھود کے درمیان احساس عبودیت کا عالمی اقرار ہے۔ وہیت مطالب دعا بندے کی دلی تمنا کا اٹھتا ہے۔ اگر کسی بات کو بار بار پیش کیا جائے اور اس کی تبلیغت پر اصرار کیا جائے اور ہر طرز و انداز میں اس بات کو بارگاہ پر ورد گاہ میں پیش کیا جائے، ہر اہم موقع اور بارک سائقوں پر اس بات کو دھرا جائے تو اس تکرار سے اس بات کی غیر معمولی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے اس کی دعا کی غیر معمولی اہمیت میں اس وقت بھیں زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دعا مخصوص علیہ السلام کی مقدس اور پاکیزہ زیانوں پر بار بار آتی رہیں۔ اکثر دعائیں اور زیاراتیں وہ ہیں جیسے اس بات کو کسی اندماز میں ضرور پیش کیا گیا ہے۔ وہ زیارت عاشورا، ہمیا زیارت جامدہ، دعا سے افتتاح ہو یادِ عایسے ابو حزہہ ثمالی۔ ماہ شعبان کی دعائیں ہر یا ماہ بارک مصان کی شabajیں۔ سچھوں میں ایک تذکرہ مختلف پیر لئے اور اسلوب میں ضرور ملتا ہے اور وہ یہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ٹھوڑوں سورہ کی دعا۔ یوں تو حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق یہ شمارِ صد شیش موجود ہیں جس میں ہر ایک چیز کی وضاحت کی گئی ہے

مروی ہے۔ اس کا اجر لامناب بے پناہ ہے۔ ورنہ تھے جو دو اور نزدیک سے پڑھی جاسکتی ہے اور وزانہ پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اس زیارت کے بعد عاقول ہوتا ہے۔ خواں زیارت میں یہ دعائیں گئی ہیں۔ ”فَاسْتَلِ اللَّهَ السَّذِّيْ أَلَوَمَ مُفَاقَمَكَ وَالْكَرْمَعِيْتِ بِكَ أَنْ يَرْدِقِيْتِ طَلَبَتِ شَارِكَةً مَعَ إِمَامِ مَنْصُورِنَ سَنَةَ آپ کی میزالت کو بنڈیکی اور اب آپ کی بنای پر مجھے غزت وی کر مجھے یہ توفیق عطا بھرک امام منصور (امام مہدی علیہ السلام) کے ساتھ آپ کے خون کا بدل لے سکوں۔ دعا میں حضرت کے ظہور کی دعا۔ تسانیمیری حضرت کے ساتھ انتقام خون

حسین علیہ السلام میں خریک ہونے کی تمنا۔

ابتداء میں امام منصور (امام امام) کا تذکرہ کیا گیا ہے اگرچہ جل کراس ایٹ کو اور زیادہ واضح کر دیا گیا ہے۔ ”وَأَنْ شَوَّافَ قَبْحَى طَلَبَ شَارِكَةً مَعَ إِمَامِ هَمْدَى هَمْدَى ظَاهِرٍ كَا طَلَقِ بِالْحَقِّ مَثْحَكُمْ“۔ خدا مجھے توفیق دے کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ آپ کے خون کا بدل لے سکوں جیسا ہمارے ہوں گے اور حق کے ساتھ گفتگو کریں گے اور آپ کے اہل بیت میں بولائے۔

پہاں ظہور کی تمنا کے ساتھ ساتھ اس کو فقصد مجھی واضح کر دیا گیا ہے اس الگٹا ہے کہ داقد کر بلہ ہو یا طبیور حضرت امام مہدی علیہ السلام ایک ہی سلسلہ ہدایت کی کڑیاں ہے۔ زیارت عاشرہ میں اس تذکرے سے یہ حقیقت مجھی واضح ہو جاتی ہے کہ ہم حضرت کے عقیدہ تجوہ کو ردا فعہ کر بلے سے جدا نہیں کر سکتے ہیں جس کا دل واقعہ کر بلے ہے۔ عاشرہ بیوگا اور حسن کی انکھیں اشکبیا ہوں گے وہ مترو حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ گفتگو کریں کرے گا تاکہ جلد از جلد خون امام حسین علیہ السلام کا انتقام لیا جاسکے۔

زیارت وارثہ کا یہ نظر ”وَبِإِيمَانِ مُؤْمِنٍ“ اور یہ آپ ہمراں کی رجعت پر یقین رکھتا ہوں۔ یہ قدرہ مجھی ظہور کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ یوں کہ ان مخصوصین علیہم السلام کی رجعت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے بعد ہوگی۔ زیارت جامعہ بہت ہی اہم اور معترض زیارت ہے۔ اس زیارت کے بارے میں علامہ محلی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں ”من، سند، نصاحت، ویلاقت کے اعتبار سے بہترین زیارت ہے ان کے والدین اسی زیارت کو احسن اور اکلی زیارت قرار دیا ہے۔ خود حضرت جنت علیہ السلام نے سید رشتی سے تاکید کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ عاشرہ عاشرہ عاشراً عاصہ جامعہ جامعہ لئی زیارت جامہ ترک نہ ہونے پاے۔ زیارت جامعہ کے ان جملوں پر تو چہ فرماتے۔

”وَالْمُعْتَرِكَ بِكُمْ مُؤْمِنٌ بِإِيمَانِكُمْ، مُصَدِّقٌ بِرَجْعَتِكُمْ مُنْتَظَرٌ لِمِنْ كُمْ مُرْتَفِبٌ لِدُولِتِكُمْ“۔ آپ کی حقیقت کا اعتراف کرتا ہوں آپ کی ولایت پر ایمان رکھتا ہوں۔ آپ کی رجعت کی تصدیق کرتا ہوں۔ آپ کے حکم کا شاظر ہوں اور آپ کی حکمت کی راہ دیکھتا ہوں۔

اگرچہ جل کرینے ملے ہے میں آپ کے ساتھ حضور کے جائیں گے۔ آپ کی رجعت کے زبانہ میں قلدرے سے جنتیافت میں آپ کے ساتھ حضور کے جائیں گے۔ آپ کی رجعت کے زبانہ میں دوبارہ والپس لاے جائیں گے۔ آپ کی حکومت میں انتدار حاصل کریں گے۔ آپ کے سایہ عافیت میں عزت و شرف حاصل کریں گے۔ آپ کے ظہور کے درجن میں مناسب و مقام حاصل کریں گے اور جن کی انکھیں آپ کے جمال کے دیدار سے مزد

- |  |  |
|--|--|
| اور ہنڈی ہوں گی۔   | پھر ایک جگہ یہ چلے ملتے ہیں۔ — حَتَّى يَجِدَ اللَّهَ تَبَّاعَ دِينَهُ                |
| دِيْنَهُ   | دِيْنَهُ كُمْ فِي أَيْتَ كَامِهِ وَيُظْهِرُكُمْ لِعَدْلِهِ وَيُكْتَسِمْ فِي أَرْضِهِ |
| بہاں تک کہ خدا فند عالم اپ کے ذریعہ اپنے دین کو حیات نزع طاکرے اور ان مبارک درجن میں آپ کو اس دنیا میں دوبارہ والپس لاے اور اپنے عدل والنصاف کے نفاد کے لئے آپ کو ظاہر کرے اور آپ کو اپنی زبان میں قدرت و حکومت عطا کرے۔ | بُهْرَى هُنَّا تَكَرَّرَتْ بِكَمْ فِي أَرْضِهِ                                       |
| آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مختلف پیرائے میں بات بیان کی جا رہی ہے بابا اس دعا کا تذکرہ بتا رہا ہے کہ یہ دعا کس قدر اہم ہے کہ ہر خود کی دیوار کے بعد یہی دعا یہی دعا باہم بر جاتی ہے۔   | دِيْنَهُ كُمْ فِي أَيْتَ كَامِهِ وَيُظْهِرُكُمْ لِعَدْلِهِ وَيُكْتَسِمْ فِي أَرْضِهِ |
| یہ وہ زیارتیں ہیں جو امام زمانہ علیہ السلام سے مخصوص ہیں، یہی جب ان میں اتنا امرار ہے تو ان زیارتیوں کا کیا پوچھنا جو خود حضرت امام زمانہ علیہ السلام سے مخصوص ہیں۔  | زَيَادَهُ وَأَشْعَرَهُ كَيْلَيْسَهُ  |
| امراہی کے ساتھ قیام کرنے والے خدا کی طرف وغیرت دینے والے خدا کی طرف شاندیز کرنے والے خدا کی جنت  | الْمُحْمَدُ بِكَمْ بِالْأَرْضِ   |
| زینا پر خدا کے خائن دے لوگوں کے جملہ اعمال پر گواہ مخلوقات پر خدا کی نگاہ خدا کا وہ لوز جس سے ہدایت یافتہ ہے اسی حاصل کر رہے ہیں جس کے ذریعے مومنین کی پرشانیاں درہوتی ہیں   | الْمُدَعِيُّ إِلَى اللَّهِ   |
| تہذیب یافتہ جان کے خوف سے پوشیدہ نعمت کرنے والے کشتنی بخات سرچشمہ حیات قائم حق برپا کرنے والے حکم الہی کے منتظر ہمایت یافتہ جو جنت گذشتگان مالک نہان ولی زمانہ ولن زمانہ ایمان ظاہر کرنے والے قرآنی احکام الفزان         | الْمُدَلِّلُ عَلَى اللَّهِ   |
|  | حُمَّاجُهُ اللَّهِ   |
|  | تَكْلِيفُهُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ  |
|  | شَهِيدُهُ عَلَى النَّبَادِ   |
|  | عَيْنُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ  |
|  | لُورُ اللَّهِ الَّذِي يَهْشِدُ   |
|  | بِهِ الْمُهْتَدُونَ  |
|  | يُفَرِّجُ بِهِ عَنِ الْمُعْنَتِ  |
|  | الْمُهَدِّبُ الْحَاجِفُ  |
|  | الْوَلِيُّ النَّاصِحَةُ  |
|  | سَفِينَةُ النَّجَاهَةِ   |
|  | عَيْنُ الْحَيَاةِ  |
|  | الْمُقَائِمُ   |
|  | الْمُسْطَلُ  |
|  | الْهُدَىُّ   |
|  | الْخَلْفُ الْحَجَّةُ   |
|  | صَاحِبُ الرَّوْمَانِ   |
|  | وَالِّرَوْمَانِ  |
|  | وَالْفَحْصَرِ  |
|  | مُنْظَمُ الْإِيمَانِ   |
|  | مُلْقُ الْحَكَامِ الْقُزَانِ   |

۲۷-	مُظَهِّرُ الْأَرْضِ	زین کو پاک کرنے والے
۲۸-	كَاتِبُ الْعَدْلِ	عمل کو عام کرنے والے
۲۹-	الْتَّرَصِينِ	راہی جسم کدا
۳۰-	مُغَازِلُ الْمُمْتَنَى الْمُسْتَفْعِنِ	مزدور کردہ موئین کو عزت غطا کرنے والے
۳۱-	مُذَلُّ الْكَافِرِينَ الْتَّكَبِيرِينَ	ظالم اور مذروہ کاذبوں کو ذلیل کرنے والے
۳۲-	الظَّالِمِينَ	الظالمینَ
۳۳-	الْكَفْرُ الْجَحْنُونِ	ستکم پناہ گاہ
۳۴-	عِيَاثُ الْمَقْطُورِ الْمُسْتَكْدِنِ	پریان اور سکین کی مدد کرنے والے
۳۵-	مَلْحَاظُ الْعَارِسِينَ	گناہوں سے فرار کرنے والوں کی پناہ گاہ
۳۶-	عَصْمَةُ الْمُصْصِفِينَ	گناہوں سے بچنے والوں
۳۷-	قُوَّةُ اللَّهِ الْمُسَالِقُ	فرائی تابندہ نور
۳۸-	صَارِفُ اللَّهِ الْمَشْرُقُ	خدائی چلکار روشی
۳۹-	الْعَالَمُ التَّوْرِيقُ طَهِيَّةُ الْكَبِيرِ	کھنڑوں نلمتوں میں منارہ نور
۴۰-	الْعَارِبُ الْمُسْتُورُ	نگاہوں سے پرشیدہ
۴۱-	سَيْفُ اللَّهِ الَّذِي لَا يُبْدِي	خدائی درجہ خاموش ہیں ہر کا
۴۲-	تُوْزُّ اللَّهِ الَّذِي لَا يُمْتَدُ	ڈوال حلم ایسی لایبیو
۴۳-	بِرْوَةُ الْمَسْأَلِ	پروفارسلیم
۴۴-	مَدَارُ الدَّاهِرِ	ملار کائنات
۴۵-	تَامُوسُ الْعَاصِرِ	محاذی زمان
۴۶-	وَلِيُ الْأَكْثَرِ	صاحب اختیار
۴۷-	الْقَادِمُ الْمُوْمَلُ	حق قائم کرنے والا جس سے امید دالت ہیں
۴۸-	الْعَدْلُ الْمُتَظَظِّرُ	علج جس کا انتظار ہو رہا ہے
۴۹-	الْقَافِيُّ بِدِينِ اللَّهِ	دین خدائی ساتھ قیام کرنے والے
۵۰-	الْدَّاعِيُّ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ	کتاب خدائی جان بعوت دینے والے
۵۱-	دَاعِيُ اللَّهِ	خدائی طرف سے دعوت حق دینے والے
۵۲-	رَبِّيَّانِ آيَاتِ اللَّهِ	مظہر آیات خدا
۵۳-	بَاسِيُ اللَّهِ	باب دردابہ خدا
۵۴-	دَيَّانِ دِينِ اللَّهِ	دین خدائی حساب لینے والے
۵۵-	تَاهِيُّرُ حَقِّ اللَّهِ	ناصر دین خدا
۵۶-	وَلِيُّلِ إِرَادَةِ اللَّهِ	خدائی ارادہ خدا
۵۷-	شَائِيِّيَّكِيَّاتِ اللَّهِ	کتاب خدائی تلاوت کرنے والے
۵۸-	تَرْجِيَاتِ كِتَابِ اللَّهِ	کتاب خدائی ترجمان
۵۹-	لَيْقَيَّةُ الْأَرْضِ	زین پر خدائی آخری جست
۶۰-	خَدا کا ستحکم	خدائی کا وعده
۶۱-	وَعْدُ اللَّهِ	خدائی وعده
۶۲-	الْعَلَمُ الْمُنْصُوبُ	نصب شدہ پریم
۶۳-	الْعِلْمُ الْمُصْبُوبِ	پھیلا ہوا عمل
۶۴-	الْغَوْثُ	پناہ گاہ ختن
۶۵-	الرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ	خدائی وسیع رحمت

۹۵	مُحَقِّقٌ مُكْتَبٌ حَقٌّ	برحق کو ثابت کرنے والے
۹۴	مُبَطِّلٌ مُكْيَّبٌ بَاطِلٌ	خدا کا دہ بایپس رعن جس میں کوئی سے
۹۴	عَبْهُنْ	ہر بات کو باطل کرنے والے
۹۴	مُبَطِّلٌ حَكِيلٌ بَاطِلٌ	الحق التائب النبی لاعیب فیہ خدا کا دہ پائیدار عن جس میں کوئی عب نہیں۔
۹۸	وَعْدُ اللَّهِ الْحَقُّ	خدا کا سجادہ
۹۹	الشَّقِيقُ مِنَ الْجَاهِدِينَ	حق کا انکار اور لڑنے والوں سے انقام
۹۹	وَالسَّارِقِينَ	لیتے والے
۱۰۰	نَظَامُ السَّدِيقِينَ	دین کے نظام
۱۰۱	يَعْصُوبُتُ الْمُتَقِيَّينَ	پرستی کاروں کے سردار
۱۰۲	عَزِيزُ الْوَاحِدِينَ	خلیل کرتوں کی عزت
۱۰۳	الْحَقُّ الْمَجَدِيدُ	حیدر حق
۱۰۷	الْحَالِمُ الْتَّدِيُّ عَلَمَهُ الْبَيْسِيدُ	لامحدود عمل رکھنے والا
۱۰۵	مُحْمَّيُ الْحَقِيقِينَ	موسین کو زندہ کرنے والے
۱۰۴	مُسِيءُ الْكَافِرِينَ	کافروں کا بایود کرنے والے
۱۰۴	مَهْدِيُّ الْأَمْمِ	امون کی بہادیت کرنے والے
۱۰۸	جَامِعُ الْكَلْمَمِ	مکن غسلکو
۱۰۹	خَلْفُ الْكَلْمَمِ	گذشتہ کان کے خائنے
۱۱۰	صَاحِبُ الشَّرْفَ	صاحب عز و شرف
۱۱۱	حَجَّةُ الْمَعْبُودِ	خدا کی جت
۱۱۲	كَلْمَةُ الْمَحْمُودِ	خدکا کلام
۱۱۳	مَعْزِزُ الْأَوْلَادِ	رسوتوں کو عزت دینے والے
۱۱۳	مُذْلِلُ الْعَدَاءِ	دشمنوں کو ذلیل کرنے والے
۱۱۵	وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ	ابیاء کے وارث
۱۱۶	خَاتَمُ الْأَوْهَمِيَّاءِ	سلسلہ اوجاع کی آخری کڑی
۱۱۶	الْفَاتِحُ الْمُتَضَطَّرُ	دین کو فاہم کرنے والے جس کا انتظار ہو رہا ہے۔
۱۱۸	الْعَدْلُ الْمُشَتَّهُرُ	شہود اور عام عدل والاصافت
۱۱۹	الْسَّيْمَتُ الشَّاهِرُ	اپی ہوئی توار
۱۲۰	الْقَسْمُ الْتَّاهِرُ	وزران حسانہ
۱۲۱	الْمُنْدُدُ الْبَاهِرُ	چمکدار روشنا
۱۲۲	شَمْسُ الْظَّلَامِ	تاریکیوں کے آقبال
۱۲۳	بَكْرُ الدَّهَامِ	ماہ کامل
۱۲۴	رَيْسُمُ الْأَنْسَامِ	غموقات کی ہمار
۱۲۵	نَفْرَةُ الْأَيَّامِ	روز کی تازگ
۱۲۴	صَاحِبُ الصَّمَامِ	مالک توار
۱۲۶	فَلَاقَ الْهَمَامِ	شگفتہ کرنے والے
۱۲۸	الْسَّدِيقُ الْمَانُورُ	روایت شدہ دین
۱۲۹	الْحَكَمَيُ الْسَّطُورِ	کھی ہوئی کتاب

سحکم دیلوں کے فرزند	ابن الدکائل المشهودة	- ١٩٤
سیدھے راستے کے فرزند	ابن الصواب المُستَقِيم	- ١٩٧
غیل خبر کے فرزند	ابن الفقيه والعظيم	- ١٩٨
جان کتاب کے فرزند	ابن ام الكتاب	- ١٩٩
آیتوں کے فرزند	ابن الایکات	- ٢٠٠
ٹھینوں کے فرزند	ابن المیثات	- ٢٠١
اشکار دیلوں کے فرزند	ابن الدکائل الظاهرات	- ٢٠٢
واضح اور روشن بہانے کے فرزند	ابن البواہیین الواحات	- ٢٠٣

### الباهوات

مججو بالغات کے فرزند	ابن الجیج البالغات	- ٢٠٤
خراک و سیع نعمتوں کے فرزند	ابن السُّنْمَ السَّابِعَاتِ	- ٢٠٥
خدا اور حکم آیتوں کے فرزند	ابن طه والمحکمات	- ٢٠٦
سورہ لیسیں اور زیارات کے فرزند	ابن لیسیں والذاریات	- ٢٠٧
سورہ طور اور قادیاں کے فرزند	ابن الطور والقادیات	- ٢٠٨
قریب نریں قریب کے فرزند	ابن من کی فتنۃ	- ٢٠٩
مقاصد الہی کو بیان کرنے والی زبان	سان ابن اللہ المعتبرین اللہ	- ٢١٠
ہمکت خداوندی سے گفتوکو کرنے والے	الناطقوں حکمہ اللہ	- ٢١١
خلوقات پر داکن نگران آنکھ	عین اللہ الظاهرة	- ٢١٢
بندگان خدا برگواہ	الشہید علی عباد اللہ	- ٢١٣
آبرو مند بجاءہ	الحجاج المجاهد	- ٢١٤
خداک پناد میں حضوظ	العادیہ بیان اللہ	- ٢١٥
قرب بردار کار عبادت گدار	الصابر	- ٢١٦
صابر	الشکور	- ٢١٧
شکر	المحتمد	- ٢١٨
کوشان	العنادی من القتلۃ	- ٢١٩
ضلالوں سے بہایت عطا کرنے والا	الشائی من الحیانة	- ٢٢٠
چھات کے مریں سے شفادینے والا	الدھر فیکراً می اولیا عانہ	- ٢٢١
اویاء خدا کو عزت عطا کرنے کے لئے	الھادی	- ٢٢٢
ذیرہ شدہ		

## دلیل المنتظر

صفحہ نمبر	موضوعات	پہنچ نمبر
۱	انتظار ذمہ داری کے آئینہ میں	۱
۳	مہدی بارہ بیویں امام	۲
۷	دنیا کے بشربت کا بھات دہنہ	۳
۹	عقیدہ امام مہدی اور صلاح ستر	۴
۱۱	خود ساختہ تدبیش	۵
۱۲	امام مہدی و بیویں کی نظریں	۶
۱۴	تذکرہ تراہ سے خالق سے متاجع اقوال میں	۷

تبلیغ کرنے والے	التَّغْيِيلُ وَإِنَّ تَحْادِ	- ١٥٩
دوستوں کو عزت دینے والے	مُخْرِجُ الْأَذْلِيَاء	- ١٤٠
دشمنوں کو زیل کرنے والے	مُدْلِلُ الْأَعْذَارِ	- ١٤١
گفتگوں کو تقوی پر جمع کرنے والے	جَامِعُ الْكَطَبَةِ عَلَى التَّقْوَى	- ١٤٢
خدا کا وہ دروازہ جس سے دیا جاتا ہے	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يُؤْتَى	- ١٤٣
چہرہ خدا جس کی طرف اولیارٹ کرتے ہیں	وَحْيَهُ اللَّهِ السَّدِيقِ إِلَيْهِ	
یستحب الادیکاء	يَسْتَحِبُ الْأَدَيْكَاء	
السبیب التصلیبین الارقم	السَّبِيبُ التَّصْلِلُ بَيْنَ الْأَرْقَمِ	- ١٤٣
امان و زین کے دریان سبب العال	وَالسَّمَاءُ	

روزنچ کا سردار	صَاحِبُ لَيْلَمِ الْفَتْحِ	- ١٤٥
ہدایت کا پر حمیم ہنسنے والے	تَائِشِ رَأْيَةِ الْهُدَى	- ١٤٦
اور خوشودگی کو بخوبی کرنے والے	مُؤْلِفُ شَمِ الْصَّلَاحِ وَالرِّضا	- ١٤٧
انیماو کے خون نامن کا مطابق بھی کرنے والے	الْطَّالِبُ بِدُهْنِ الْأَنْسَاءِ	- ١٤٨
انیماو کے فرزندوں کے خون، کامطا بکرنے والے	الْطَّالِبُ بِدُهْنِ الْأَنْبَيَا	- ١٤٩
کرامکے مقول کے خون کا مطابق بکرنے والے	الْمُؤْمُونُ عَلَى مِنْ إِعْنَدِي عَلَيْهِ	- ١٤٠
سرکشوں پر نصرت پانے والے	الْفَطَرُ الْكَرِيمُ يُحَاجِي إِذَا دَعَى	- ١٤١
وہ غفران جس کی دعا مستجاب ہوگی	حَمْدُ الرَّحْمَنِ يُحَاجِي إِذَا دَعَى	- ١٤٢
محلوقات کے قلب		- ١٤٣
بنی مصطفیٰ کے فرزند	إِبْنُ نَبِيِّ الْمُصْطَفَى	- ١٤٣
علی مرتفعی کے فرزند	إِبْنُ عَلَى الْمُرْتَضَى	- ١٤٤
روشن بیانی خدیجہ کے فرزند	إِبْنُ حَمْدُوَةِ الْفَرَاءِ	- ١٤٤
عظم فاطمہ کے فرزند	إِبْنُ فَاطِمَةِ الْكَبِيرِ	- ١٤٤
مغربان یادگار سرداروں کے فرزند	إِبْنُ السَّادَةِ الْمُقْرَبِينَ	- ١٤٨
اور بزرگ اور بزرگوں کے فرزند	إِبْنُ الْجُبَارِ الْكَرِيمِينَ	- ١٤٩
ہدایت یافہ بہایت کرنے والوں کے فرزند	إِبْنُ الْهُدَى الْمُهَدِّيِّينَ	- ١٤٠
بزرین ہدایت یافہ کے فرزند	إِبْنُ خَمْوَةِ الْمُعْهُدِيِّينَ	- ١٨١
پاکیزہ تین جوانوں کے فرزند	إِبْنُ الْأَطَالِبِ الْمُظْهَرِيِّينَ	- ١٨٢
طیب و طابرین کے فرزند	إِبْنُ الْخَيَارِ الْكَرِيمِينَ	- ١٨٣
منتخب شہزادمرداروں کے فرزند	إِبْنُ عَطَارَقَةِ الْأَجْمَعِينَ	- ١٨٤
بزرگ ستاروں کے فرزند	إِبْنُ الْقَاعِدَةِ الْكَرِيمِينَ	- ١٨٥
روشن چاند کے فرزند	إِبْنُ الْبَعْدِ وَالْمُتَبَرِّةِ	- ١٨٤
نایابہ چراگوں کے فرزند	إِبْنُ الْسَّرْجِ الْمُصَيْنَةِ	- ١٨٤
روشن ستاروں کے فرزند	إِبْنُ السُّنْهَبِ الْأَثَقِيَّةِ	- ١٨٨
واضح راستوں کے فرزند	إِبْنُ الْمُجْمَمِ الْزَاهِرَةِ	- ١٨٩
چمکدار پر حیوں کے فرزند	إِبْنُ السُّلَيْلِ الْوَاضِحَةِ	- ١٩٠
کامل علم کے فرزند	إِبْنُ الْأَعْلَمِ الْأَلْعَجَةِ	- ١٩١
مشہور سنتوں کے فرزند	إِبْنُ الْكُلُومِ الْكَامِلَةِ	- ١٩٢
روایت شدہ نایابوں کے فرزند	إِبْنُ السُّنْنِ الْمُشْهُورَةِ	- ١٩٣
مودودہ معجزات کے فرزند	إِبْنُ الْعَالَمِ الْمَاثُورَةِ	- ١٩٣
	بَنُّ الْعِجَزَاتِ الْمُوْهُودَةِ	- ١٩٥

بڑیلان عہد کی ضمیر فروشن، ایمان شرمن اور اخلاقی اور اخراجی فواد کی حامل نوجیں پوری قوت کے ساتھ اسلامی معاشرے پر بھپٹ پڑی ہیں۔ قدم قدم پر اخلاقی فواد کے مرکز قائم کئے گئے ہیں۔ روشن نکری اور ترقی پسندی کے نام پر انکو لوں اور کا بجول سے لیکر گھر کی چہار دیواریوں کے اندر تکان مفاسد کی رسائی ہو چکی ہے۔ سائنسی ترقیوں کے ذریعہ منہاشتی، صلح و دستی، ہمدردی و گردت کے پوروں کو جوڑے اکھاڑ پھینکنے میں صرف کیا جا رہا ہے، نفیانی گھنٹن کو دو کرنے کے نام پر خسی بے شرمی کو عام کیا جا رہا ہے، ادب اور لٹرچر کے ذریعے گندے اور غش خجالات کو دل و دماغ میں آتا جا رہا ہے، فن کے تاریخ عالم ہماڑ بخشی اختلاط اور بے غیرتی اور بے جیالی اور شرخ کیا جا رہا ہے، ہنر کی آڑ میں شہر انی خواہشات کو فنِ لطیف کہہ کر ادب و تہذیب کا جنازہ اٹھایا جا رہا ہے۔ تعلیم کے نام پر نفس پرستی اور خود غرضی کو مقصد حیات بنایا جا رہا ہے۔

شرافت، انسانیت، بخیرت، بہتیت، حرمت، ایثاری ساری زندگی کی بلند قدرتوں کو جو جنت پسندی کا نام دیا جا رہا ہے۔

یہ تو یہ ہے کہ دُنیا ان اسلام کا یہ حملہ اور یورش پچھے ایسے سن و لطیف و خوبصورت پیرائے میں جا رہی ہے جو عالم ان آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاکینہ نفس چاہئے۔ والوں اور انکے نام بھجو اور سارہ لوحج بچوں کے ان دل و دماغ "کوچ عشق علیٰ و اولاد علیٰ" کے مستقر در مراکز ہیں ہری سرعت ساتھ ہر طرح تاثر کر رہے ہیں جو تاریکی اس رسوئی کے عہدے نے پھیلانی ہے، اس نے چاری ملت جھپڑیں بھی گھر کر لیا ہے۔ بھیں یہ کہنے میں باک نہیں کہ بعض شیعیان ہیدر کر کے گھوڑی میں قص و سیقی اور فدازدہ غمزی تہذیب کا چھپا جائے خونریز میں کیا جاتا ہے۔ حد ہو گئی کو جا رہے معاشرے میں جو با ایمان اور پریمیر کا رافادہ بہیں چلے رہے وہ جہاں ہوں یا بلوڑھے، انہیں ہری تھیں نظر وں سے دیکھا جاتا ہے۔ گویا یہ دیندار اور ایمان پرست افراد پر دشکشوں سے دوچار ہیں، خیانتیں رکم عالم بن چکی ہیں ایمان سے فرار جیسے زندگی کا ضامن بن پڑکا ہے، مایوسی کا بھیانک اندھیسراپوری مملکت اسلامیہ خصوصاً ملت حضور پر بھایا ہوا ہے، ہوت انڈیل دی گئی ہے۔ وہ میں گھٹ رہے ہیں۔ ہماری آبادیاں بے سر و حرکت شہر مزاری طرح آتا ہیں، جہاں پر لوگوں کے جھنچتے کی اوازیں بھی کافی نہیں پہنچتیں۔ دومن نفر اور کی اوازیں اور ان کا شور گیری بھی بند بھوپل کا ہے۔ غیض و غضب میں بھر جانے والا افراد بھی سرو اور خاموش ہو چکے ہیں جو ٹھیکانی قوی تھیں کہ اسماں کو بھی کوٹ کر چکا پھر کر سکتی تھیں، بھل گئی ہیں اور رسوائی اور ڈلت کے باخھوں پر بیعت کرنے کیلئے لکھ بڑھی ہیں کہیں تو یہی کھلی ہوں ٹھیکان عورتوں کی تھیلیوں کی طرح روپش ہو کر انکھوں سے اونکلہ بڑھی ہیں یا پھر گدگاروں کے دلیل پیاوی کی مانند طاہر اور اشکارا ہیں۔ جہاں ہر بڑے بڑے نا پر شکوہ، محکم اور سایہ دار درخت ہونا چاہئے تھے وہاں بے جھیت، تھیم، بے مایہ، ناچیڑھس و خاشاک کی ہکڑائی ہے۔... غصہ اور انسوں تو اس بات کا ہے کہم جیسے بے شرف و فرمادی افراد اپنی رہ گئے ہیں۔ بے جان سے، بے سر و حرکت، اس بھیانک اور گھن پیدائیزی کی ہکڑائی ہے۔... تہذیب کی کامی، سیاہ رات سے ڈر ڈر کر زمانہ بھی ایسی "ذات" کا منتظر ہے، جو اس پر ہوں ماہول اور خوف و درجت کی فضائیں اگر بہن زمانہ کی پشت پر با تھر کر دے، کائنات عالم کے یک ایک ذرے کو ایسے شخص کا انتظار ہے، جو عنظمت کی حامل اور حق و حقیقت اور انسانیت پر یعنی عظیم اقدار حیات کی مالک ہو۔ جو دُنیا ان انسان دی راستی کے مقابلے میں الہی طاقت کا اظہار ہو کر اس ان اور انسانیت کو جات دلاتے، بوجبہ و استبداد و ظلم و جور کی فضائیں عدل والاصاف کا پرچم بلند کر کے رسوئی زین کو بعدل و انصاف سے اسی طرح بھر دئے۔ طبع و ظلم و جور سے بھری ہوئی ہو۔... وہ کون ہو سکتا ہے؟ اس عظیم ذات کے شخص کیلئے آئیے رحمتیں لالعالمین کے رہنمایاں پر غائزہ لفڑا لیں تو پڑھیں یہ سرف نہرے رسول کے سو اکوئی اور بھیں، جو حکم خدا سے پرہدہ غیب میں رہ کر علیٰ اور اولاد علیٰ کے عشق میں تپے ہوئے دل و دماغ رکھنے والوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ یعنی حجۃ العصر محنت ربِن الحسن السعکری عجل اللہ تعالیٰ فرجہ۔

آئیے اس خدا کے حکم و حکیم کی بارگاہ قدس میں اس آخری بحث خدا کے واسطے سے گزر گز گز کر لاجما کریں۔

"بارا الہا! تو وہ ہے جس نے اپنے تمام فرشتوں کو امام کیلئے مجھے کی خاطر انہیں آدم کے قدموں پر لا کڑا ڈال دیا تھا، تو ویکھ رہا ہے کہ آدم ہی کی اولاد کو میں پر لا کڑا ڈال دیا گیا ہے۔ پروردگار ابا احمدیں نفسی خوانہشات کے توں کی قید سے جنہیں خود انہوں نے تراشانے ہے۔ اپنی آزادی بخش غذائی میں لیکر انہیں پنی آزادی بخش غذائی و مندی کے اور آزادی عطا کر جو دلماں بھلوگ تیری آئیوں سے انکار کرنے ہیں اور امن و انصاف اور سعادت کے علمبرداروں کو نابود اور ہلاک کر کرے ہیں۔ آج اس خدا پر انہیں تم پیشہ لوگوں کا غلبہ ہے، ان کے غلبے کو شکست و رسولی میں بدل دے۔ بارا الہا! ہمارے علمبردار کو سوتہ داری کا احساس، ہمارے عوام کو علم، ہمارے ارباب ایمان کو روشی، ہمارے انشروں کو ایمان، ہمارے تھعصب افراد کو جھوہ، ہمارے سمجھدار اور با فهم افراد کو تھعصب، ہماری عورتوں کو شعور، ہمارے سردوں کو شرف و بذرگی، ہمارے بوڑھوں کا گاہی، ہمارے جوانوں کو عزم مکم ہمایہ اس اسندہ کو تھعیدہ اور ہمارے طالبعلمون کو.... بھی عقیدہ، ہمارے سونے والوں کو سیداری، ہمارے بیان اور کو ارادہ، ہمارے مبلغوں کو تھیقت، ہمارے ذاکروں کو صداقت، ہمارے زینداروں کو دوہاری، ہمارے فنکاروں کو درود، ہمارے شاعروں کو درک شعور، ہمارے محققوں کو مقصود، ہمارے نامیدوں کو امید، ہمارے لکنوں و زوروں کو طاقت و توانائی، ہمارے مخالفین کا رکورڈ و میباکی، ہمارے آرام طلب افراد کو قیام، ہمارے نجما فراہم کو رکت، ہمارے بس لوگوں کو احساس، ہمارے سردوں کو زندگی، ہمارے انہوں کو بگاہ و نظر، ہمارے خاموش افراد کو قوت فریاد و غوغہ، ہمارے مسلمانوں کو قرآن، ہمارے شیعوں کو علیٰ، ہمارے فرقوں کو تاخاد و اتفاق کی نعمت، ہمارے حسدوں کو رضا، ہمارے خود پرتوں کو انصاف، ہمارے بدکرواروں کو کردار، ہمارے بے ادب، ہمارے نافہوں کو فہم، ہمارے مجابر دوں کو صبر، ہمارے عوام کو خوشناسی، ہماری ملت کے کارادے کو پیشگی، ہمارے خلیفوں کو حق شناسی، ہمارے بزرگوں کو شجاعت، ہمارے حق پوشوں کو جرأت اغفار، ہمارے خود غرضوں کو ایثار کا جذبہ، ہمارے بھائیوں کو فدا کاری کی استعداد، ہم بھوں کو اخترت میں نجات عطا فرمیا اور اس عظیم رسوائی کے دن، جسے قیامت کہا جاتا ہے، محمد و آل محمد علیہم السلام کی شفاعت کا تھقہ اور قدرتے: بھنی جنت المنظر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّدْ وَبَارِكْ عَلَيْ

حَلِيلَ اللَّهِ عَوْ

وَالصَّوْلَةِ النَّبُوَّةِ وَالعَصْمَةِ  
الْفَاطِمِيَّةِ الْحَمِيلَةِ

وَالْحَلْمُونِ  
الْحَسَنِيَّةِ

وَالْقَائِمِ بِالْحَقِّ

وَالْمُرْثِيَّ  
الْبَاقِرِيَّةِ

وَالْعُلُومِ  
الْكَاظِمِيَّةِ

حَلِيلِ الْحَسِينِ الْعَسْكَرِ  
وَالْعَصَرِ الْبَانِ

وَالْعِبَادَةِ  
السَّجَادِيَّةِ

وَالْأَثَارِ  
الْمَعْفُورِيَّةِ

وَالْجُنُونِ  
الرَّضِيُّوَيَّةِ

وَالْهَبَيْتَةِ  
الْعَسْكَرِيَّةِ

وَالنَّقَاوَةِ  
الْغَوْيَةِ

الْأَلَهِيَّةِ

عَلَيْهِ وَعَلَى بَانِي التَّحِيَّةُ وَالصَّوْلَةُ بِالسَّرِّ الْأَعْلَانِ